۷۸۶

نوٹس

ہدایہ جزاول   ششماہی ثانی

باب   حدث فی الصلوٰۃ۔

مصنف   محمد رضوان بن محمد یاسین

نوٹ   غلطی کی صورت میں رابطہ فرمائے۔

0300-3600386

Scanned with CamScanner

باب الحدث فی الصلوٰۃ

1 امام کو نماز کے اندر حدث لاحق ہو تو وہ کیا کریں؟ مقتدی کو ہو تو وہ کیا کریں؟

ج اگر امام کو نماز میں حدث لاحق ہو تو وہ اپنا خلیفہ بنائے اور وضو کرے نماز کی بناء کرے اور قیاس کا تقاضا یہ ہے وہ شخص از سرِ نو نماز پڑھے۔ یہی قیاس والا موقف امام شافعی کا ہے

امام شافعی کی دلیل۔

آپ کا قول یہ ہے کہ حدث نماز کے منافی ہے اور چلنا اور سمت قبلہ سے انحراف کرنا مفسد نماز ہے لہٰذا یہ حدث عمدی کی طرح ہوا تو اس میں از سرِ نو نماز پڑھنا ضروری ہے۔

احناف کی دلیل۔ 1

ہماری دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قے کی یا نکسیر پھوٹی یا نماز میں مذی نکلی تو اسے چاہیے کہ وہ لوٹ جائے۔ اور وضو کرے اپنی نماز کی بنا کرے ہمارا یہی موقف ہے

امام شافعی کا رد۔ اور جو امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ حدث جو نماز میں آئے وہ حدث عمد کی طرح ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدث غیر عمد یہ غیر اختیاری طور پر نکل جاتا ہے اس لیے کہ اس میں انسان معذور ہے اور حدث عمد میں اختیار ہوتا ہے لہٰذا حدث غیر عمد کو حدث عمد پر قیاس نہیں کر سکتے

Scanned with CamScanner

احناف کا دوسرا موقف =

موقف یہ ہے کہ اختلاف سے بچتے ہوئے از سر نو نماز پڑھے۔

نوٹ ــ

اگر منفرد کا وضو ٹوٹا ہے تو وہ جہاں چاہے نماز پڑھ لے لیکن مقتدی اپنی پہلی جگہ پر نماز پڑھے گا۔ محمد (صفوان)

س: جس نے یہ سمجھا کہ حدث لاحق ہو گیا ہے وہ مسجد سے نکل گیا پھر معلوم ہوا کہ حدث نہیں ہوا تو کیا حکم ہے؟

ج: جس بندے نے یہ سمجھا کہ وضو ٹوٹ گیا بعد میں معلوم ہوا کہ نہیں ٹوٹا اور وہ مسجد سے نکل بھی گیا تو اس کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ از سر نو نماز پڑھے

اگر وہ مسجد سے نہیں نکلا تو جو نماز بچ گئی ہے وہ نماز مکمل کر لے اور قیاس یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں از سر نو نماز پڑھے اور امام محمد علیہ رحمہ کا بھی یہی موقف ہے اور استحسان یہ ہے کہ اگر وہ مسجد سے نکلا نہیں ہے تو بناء کرے اگر اس کے الٹ ہے تو از سر نو ادا کرے۔

س: اگر امام نے شک کی بناء نماز توڑ دی اور خلیفہ بنا دیا اور امام مسجد سے باہر بھی نہیں نکلا تو حکم کیا ہے

ج: تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ یہ بغیر عذر کے عمل کثیر ہے۔

Scanned with CamScanner

4 اگر کوئی جنگل یا میدان میں نماز پڑھ رہا ہے
تو اس کی موضع نماز مسجد ہوگی یا نہیں؟
ج ایسی صورت حال میں صفوں کی جگہ مسجد کا حکم رکھتی
ہے۔ اگر صفوں سے باہر نکل گیا تو خروج من المسجد
ہوگا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی
اگر اکیلا بندہ نماز پڑھ رہا ہے تو اس کے
چاروں جانب سجدہ کی جگہ مسجد ہوگی اگر مسجد سے
نکلا تو نماز از سر نو ادا کرے گا۔
5 اگر کوئی نماز میں "سو گیا یا "احتلام" ہو گیا تو کیا
حکم کیا ہے؟
ج اگر کوئی سو گیا یا "احتلام" ہو گیا
بے ہوش ہو گیا تو نماز از سر نو پڑھے گا اگر کسی مصلی
نے قہقہہ لگا دیا تو پھر بھی ایسا کرے گا۔

6 اگر کوئی امام قرأت کرتے ہوئے رک گیا اور
اس نے خلیفہ بنا دیا تو اس کا حکم کیا ہے؟ نیز اختلاف
احناف کے اور صاحبین کا درج کریں؟
ج اس مسئلے میں ہمارا اور صاحبین
کا اختلاف ہے۔
احناف کا موقف

اگر امام قرأت کرتے ہوئے
رک گیا تو اور اس نے خلیفہ بنا دیا امام کے لئے
تو لوگوں کی نماز ہو جائے گی۔
صاحبین کا موقف
آپ یہ فرماتے ہیں کہ

ایسا کرنا درست نہیں ہے اور لوگوں کی نماز نہیں ہوگی۔

صاحبین کی دلیل

دلیل یہ ہے کہ ایسی صورت شاذ و نادر ہوتی ہے تو یہ صورت جنابت کے مشابہ ہوگی جس طرح جنابت میں از سرنو نماز پڑھتے اور خلیفہ بھی نہیں بناتے تو اسی طرح اس صورت میں بھی نماز از سرنو ہوگی اور خلیفہ بھی بنانا درست نہیں ہے۔

احناف کی دلیل

اس صورت حال میں خلیفہ بنانا عجز ہے اور یہ زیادہ لازم ہے اور قرأت سے عجز نادر نہیں ہے لہذا اس صورت کو جنابت کے ساتھ لاحق نہیں کرسکتے۔

نوٹ

اگر امام نے اتنی قرأت کرلی ہے جس سے نماز جائز ہوجائے تو خلیفہ بنانا بالاجماع جائز نہیں ہے

س 7 اگر نمازی کا وضو تشہد کے بعد ٹوٹ گیا تو کیا حکم ہے۔

ج تو اس صورت میں سلام پھیر دے ~~گا~~ اس لیے کہ سلام پھیرنا واجب ہے لہذا وضو کرنا ~~واجب~~ ضروری ہے تاکہ سلام کو ادا کرسکے۔

8 Q: اگر نمازی نے تشہد کے بعد جان بوجھ کر حدث کر دیا یا منافی نماز عمل کر دیا تو کیا حکم ہے؟

Ans: اگر کسی نے تشہد کے بعد حدث کر دیا یا کوئی نماز کے منافی کام کیا تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔

9 اثنا عشریہ "بارہ مسئلے" درج ہیں۔

Ans: بارہ مسئلے وہ ہیں جو تشہد کے بعد حدث لاحق ہونے سے متعلق ہیں اور ان کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ ایک شخص تیمم کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد اس نے پانی دیکھ لیا۔

2۔ ایک شخص موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد اس کے مسح کی مدت پوری ہو گئی۔

3 کوئی موزے پہن کر نماز پڑھ رہا تھا تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد اس نے معمولی عمل سے اپنے موزے نکال دیے۔

4 ایک شخص "اُمّی" تھا اور اس حالت میں کوئی سورت سیکھ لی۔

5 کوئی ننگا تھا اس حالت میں نماز پڑھ رہا تھا تو کپڑا پہن لیا

6 کوئی اشارے سے نماز پڑھ رہا تھا لیکن بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد وہ رکوع سجود پر قادر ہو گیا

7 نمازی کے ذمے واجب کوئی قضاء نماز تھی وہ اس کو یاد آ گئی

8 یا قاری امام کو حدث لاحق ہوا اس نے کسی اُمّی کو خلیفہ بنا دیا۔

9 یا فجر کی نماز میں سورج طلوع ہو گیا۔

10 یا نمازی کے جمعہ میں مشغول ہونے کی وجہ سے عصر کا وقت آ گیا۔

11 یا وہ ~~پٹی کر رہا تھا~~ پر مسح کر رہا تھا اور زخم ٹھیک ہونے کی وجہ سے پٹی گر گئی۔

12 یا وہ معذور تھا اس کا عذر ختم ہو گیا جیسا مستحاضہ عورت اور اس کے ہم معنی لوگ مثلاً مسلسل پیشاب سے پریشان آدمی۔

یہ کل بارہ مسئلے ہیں یہ یاد رکھے کہ یہ سب مسئلے تشہد کے بعد حدث لاحق ہونے کے متعلق نہیں

امام صاحب کے نزدیک ان تمام صورتوں میں نماز باطل ہو جائے گی

صاحبین کے نزدیک ان تمام صورتوں میں نماز درست ہو جائے گی۔

Scanned with CamScanner

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

Date:

اس اختلاف کی اصل بنیاد میں

احناف کا موقف

آپ کے نزدیک
قعدہ اخیرہ میں بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد مصلی کیلئے خروج بصنعہ فرض ہے اور تشہد کے بعد ان عوارض کا پیش آنا دوران نماز پیش آنے کی طرح ہے اگر دوران نماز ہو تو ان عوارض میں سے کوئی ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی

صاحبین کا موقف:

آپ کے نزدیک خروج بصنعہ خروج فرض نہیں ہے لہذا ان عوارض کا بعد التشہد پیش آنا سلام کے بعد پیش آنے کی طرح ہے لہذا ظاہر ہے کہ سلام کے بعد کوئی عوارض پیش آئے تو نماز کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

صاحبین کی دلیل

آپ کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " اذا قلت أو فعلت هذا فقد تمت الصلاة " آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک سے قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے یا بقدر تشہد بیٹھنے پر ان کی نماز کے پوری ہو جانے کا حکم

لگا دیا تھا تو جب نفس میں دو چیزیں ہیں تو
امام صاحبؒ کو خروج بصنعہ پر معلق کرنا درست
نہیں ہے۔

احناف کی دلیل

مصلی جو نماز پڑھ رہا ہے
اس کیلئے اس نماز سے نکلنا اور دوسرے وقت
میں دوسری نماز پڑھنا فرض ہے اور دوسری نماز
کا فرض تب ادا ہوگا جب وہ اس نماز سے نکلے گا گویا
کہ دوسرے فرض کا ادا کرنا اس فرض سے نکلنے پر موقوف
ہے اور یہ بات طے ہے کہ موقوف علی الفرض بھی
فرض ہوتا ہے۔ اس لیے خروج بصنعہ فرض ہے
اور مصلی کیلئے بعد التشہد خروج بصنعہ کرنا ضروری ہے مگر
اس نے ایسا نہیں کیا وہ تارک فرض تو ترک فرض
سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ لہذا امام صاحب
کے نزدیک مذکورہ بارہ مسائل تشہد کے بعد بھی
ان میں سے کوئی لاحق ہو تو نماز باطل ہو جائے
گی۔

صاحبین کی دلیل کا رد "9" صفحہ پر

صاحبین کا رد ــ

صاحبین نے جو حدیث
پیش کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ حدیث
میں ہے کہ "فقد تمت صلاتک" کہ تشہد کی
مقدار بیٹھنے کے بعد نماز مکمل ہو جائے گی یہ حکم
ما یؤول کے اعتبار سے ہے اس کے معنی یہ ہیں
کہ "قاربت التمام" یعنی تشہد کی مقدار بیٹھنے
کے بعد تمہاری نماز مکمل ہونے کے قریب ہو گئی
ہے کیونکہ ابھی سلام باقی جو واجب ہے اور
واجب کی ادائیگی سے پہلے نماز مکمل نہیں
ہو سکتی لہذا خروج بصنعہ فرض ہے ۔

10 بارہ مسئلوں میں آٹھویں مسئلے پر اعتراض
والا استخلاف لیس بمفسد حتی یجوز الخ اس
عبارت پر اعتراض کیا ہے؟

اعتراض ــ تشہد کے بعد قاری نے "امی" کو
خلیفہ بنا دیا تو اس میں نماز فاسد نہیں ہونی چاہیے
کیوں خروج بصنعہ المصلی فرض ہے جو کہ خلیفہ کی
وجہ سے موجود ہے پھر نماز فاسد کیوں ہے

ج اس کا جواب یہ ہے کہ قاری امام
کا امی کو خلیفہ بنانا اس وجہ سے نماز فاسد ہے
کیونکہ جو امی ہے وہ شریعت کی نظر میں
امامت کا اہل نہیں ہے تو امی خلیفہ کی

Scanned with CamScanner

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date:

وجہ سے نماز فاسد ہو جائے اگر قاری خلیفہ ہو تو پھر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

11 امام نے کسی مسبوق کو خلیفہ بنا دیا تو کیا حکم ہے؟

ج امام کو حدث لاحق ہوا اس نے کسی مسبوق کو خلیفہ بنا دیا تو اس صورت میں نماز جائز ہے لیکن امام کو چاہیے کہ وہ مدرک کو خلیفہ بنائے کیونکہ مسبوق سلام پھیرنے سے عاجز ہے تو وہ دوسرا خلیفہ بنائے گا تو اس سے نماز کا خشوع خراب ہو گا لہذا مدرک کو خلیفہ بنایا جائے گا۔

12 امام نے مسبوق کو خلیفہ بنا دیا تو مسبوق نماز کہاں سے شروع کرے گا؟

ج مسبوق خلیفہ وہاں سے نماز شروع کرے گا جہاں سے امام نے نماز چھوڑی ہو لوگوں کو نماز پڑھائے جب سلام پر پہنچے تو کسی مدرک کو آگے کر دے وہ سلام پھیر کر نماز مکمل کرے اور امام کے سلام پھیرنے کے وقت مسبوق نے قہقہہ لگایا یا نماز میں حدث عمداً کیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی باقیوں کی صحیح ہو جائے گی

Scanned with CamScanner

13 کسی امام نے قعدہ اخیرہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے کے
بعد اس نے قہقہہ لگایا حدث عمد کیا تو اس صورت
میں نماز کے حوالے سے اختلاف درج کریں؟

ج اس احناف اور صاحبین کا اختلاف
ہے

احناف کا موقف

اس امام کے جو مسبوق
مقتدی ہیں ان سب کی نماز فاسد ہو جائے گی

صاحبین کا موقف

آپ کے نزدیک نماز فاسد
نہیں ہوگی۔

صاحبین کی دلیل

آپ یہ فرماتے ہیں کہ مقتدی
مسبوق ہو یا مدرک ان کی نماز کا جواز اور فساد
دونوں اعتبار سے امام کی نماز پر موقوف ہوتی
ہے تو اس مسئلے میں امام کی نماز فاسد نہیں ہوئی
تو مقتدیوں یعنی مسبوق کی نماز بھی فاسد نہیں
ہوگی

احناف کی دلیل

آپ فرماتے ہیں کہ
قہقہہ سے نماز بالاتفاق فاسد ہو جاتی ہے لیکن
مذکورہ مسئلہ میں امام نے بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد
قہقہہ لگایا [illegible]

Scanned with CamScanner

کوئی اثر نہیں ہوگا اس لیے کہ قہقہہ قعدہ اخیرہ میں
پیش آیا ہے اور یہ قعدہ اخیرہ نماز کا آخری رکن
ہے آخری رکن کے ادا ہونے سے نماز مکمل ہو جائے
گی لیکن مسبوق مقتدی کی فاسد ہو جائے گی کیونکہ
اس کی نماز مکمل نہیں ہوئی اس لیے کہ اس کی
بناء ابھی باقی ہے اور قہقہہ ~~ان~~ کا یہ نماز کے
جس جز سے بھی متصل ہو وہ جز خراب ہو جاتا ہے تو
قہقہہ امام کی نماز کے آخری جز سے متصل ہے ~~جب~~ تو
مسبوق مقتدیوں کے حق میں ~~وہ نماز کا~~ نماز کا وہ
فاسد ہو جائے گا اس لیے ان کی پوری نماز فاسد ہو
جائے گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ قہقہہ جس جز میں ہو
نماز کا وہ جز فاسد ہو جاتا ہے تو فاسد جز پر بنا
کرنا بھی فاسد ہے لہذا مسبوق فاسد پر بنا کرے گا تو اس
کی مکمل نماز فاسد ہو جائے گی۔

نوٹ

مذکورہ مسئلہ میں قہقہہ لگانے سے امام
کا وضو ٹوٹ جائے گا ~~آئندہ~~ آئندہ نماز کیلئے
نیا وضو کرنا ہوگا وضو اس وجہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ قہقہہ
نماز کی حرمت میں پایا گیا ہے اور حرمت نماز میں
پائے جانے والا قہقہہ مفسد وضو ہے

16 مصلی نے رکوع یا سجدے کی حالت حدث
کردیا یعنی وضو ٹوٹ لاحق ہوگیا تو کیا حکم ہے؟

ج مصلی کا جس رکن میں وضو ٹوٹا ہے وہ
شمار نہیں ہوگا کیونکہ رکن کا اتمام انتقال کے ذریعے
ہوگا اور حدث کے ہوتے ہوئے انتقال متحقق نہیں
ہے اس لیے اس رکن کا اعادہ ضروری ہے
اگر امام محدث ہے تو خلیفہ اس رکن کو
پورا کرے گا۔

17 ولو تذکر وھو راکع او ساجد ان علیہ سجدۃ
فانحط من رکوعہ او رفع رأسہ من سجودہ
فسجدھا اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج اس کی وضاحت یہ ہے کہ اس کو
رکوع یا سجدہ میں یاد آیا کہ اس پر سجدہ ہے تو
وہ مصلی رکوع ہی سے وہ سجدے کیلئے چلا گیا یا نماز
کا سجدہ کرکے فوت شدہ سجدہ کو کرلیا تو وہ مصلی
پھر رکوع اور سجدے کو لوٹائے گا ان کا اعادہ کرنا
افضل ہے اگر نہ کرے تو پھر بھی ٹھیک ہے اس
لیے کہ نماز کے افعال میں ترتیب شرط نہیں ہے
اور امام ابویوسف فرماتے ہیں اس
صورت میں مصلی رکوع کا اعادہ کرے گا اس
لیے کہ قومہ ان کے نزدیک فرض ہے

Scanned with CamScanner

16 ومن أمّ رجلاً واحداً فأحدث وخرج من المسجد
فالمؤتم إمام ... الخ اس کی وضاحت
کریں کہ

ج جس شخص نے صرف ایک ہی مرد کی امامت
کی اور اسے حدث لاحق ہوگیا اور وہ شخص مسجد سے
باہر نکل گیا، تو مقتدی امام ہے خواہ نیت کرے یا نہ کرے کیونکہ
اس میں نماز کی حفاظت ہے
ورنہ اگر امام کے حدث کے بعد بھی ہم دوسرے شخص کو مقتدی
ہی مانیں گے تو اس مقتدی کا امام کے بغیر ہونا لازم آئے گا جو
مفسد صلاۃ ہے اس وجہ سے اس شخص کو امام ماننا ہی
درست رہے گا۔

اس پر اعتراض ہے

وہ یہ ہے کہ امام کو حدث پیش آنے
کی صورت میں دوسرا امام اس وقت ہوگا جب
پہلے نے تعیین کی ہو تو جب ~~پہلے امام نے تعیین نہ کی~~
تو وہ امام تسلیم نہیں ہوگا یہاں تعیین نہیں ہے
اس لیے ہم اس کو امام نہیں مانتے۔

جواب

تعیین وہاں ہوتی ہے
جہاں کئی مقتدی ہوں یہاں مقتدی ایک ہی ہے
~~اسد~~ تو تعیین کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

نوٹ

امام اگر بچہ ہے یا عورتیں ہوں
تو امام کو حدث ہو گیا تو امام کی نماز فاسد ہو جائے گی
کیونکہ یہ امامت کا حق نہیں رکھتے
دوسرا قول کے مطابق نماز نہیں فاسد ہو گی
نمازیوں کی اس وجہ سے کہ یہاں بالقصد خلیفہ نہیں
بنے اور وہ امامت کے لائق بھی نہیں ہیں

< ختم شدہ >

حدث کی اصلاح کے
کل سوالات
16 = ہیں

1 وَمَنْ تَكَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ عَامِدًا أَوْ سَاهِيًا بَطَلَتْ

صَلَاتُهُ ، اس عبارت کی وضاحت کریں،

اختلاف درج کریں؟

ج اگر کسی نے نماز میں بھول کر یا جان بوجھ کر

بات کی تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

امام شافعیؒ کا موقف

آپ کے نزدیک اگر بھول

کر یا غلطی سے نماز میں بات کی تو نماز فاسد نہیں

ہوگی۔

دلیل

امام شافعی کی دلیل مشہور حدیث ہے

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي

الخطا والنسیان یہ حدیث ہے

احناف کی دلیل

آپ کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کا فرمان ہے کہ "ہماری یہ نماز انسان کے کلام کی

صلاحیت نہیں رکھتی، نماز صرف تسبیح و تہلیل اور

قرأت قرآن کا نام ہے

امام شافعی کا رد

امام شافعی کی دلیل کا مطلب

یہ ہے کہ آخرت میں خطاء اور نسیان کی سزا نہیں

ہوگی اور اس کا گناہ نہیں ہوگا لیکن دنیا میں اس

کا اثر ہوگا نماز اس وجہ سے ٹوٹ جائے گی۔

Scanned with CamScanner

2 نماز کے اندر بھول کر یا جان بوجھ کر سلام کیا تو کیا حکم ہے؟

ج اگر کسی نے نماز کے اندر بھول کر سلام کیا تو نماز نہیں ٹوٹے گی اس لیے کہ اُس وقت سلام کو ذکر سمجھا جائے گا۔

اور کسی نے جان کر سلام کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اس لیے اس میں "کُم" کا صیغہ ہے جو کہ انسان سے خطاب ہے تو اس وقت اسکو کلام سمجھا جائے گا۔

3 فَاِنْ اَنَّ اَوْ تَاَوَّهَ اَوْ بَكیٰ فَارْتَفَعَ بُكَاءُهُ فَاِنْ كَانَ مِنْ ذِكْرِ الْجَنَّةِ اَوِ النَّارِ ۔۔۔ الخ اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج اگر نماز میں کوئی کراہا یا آہ کیا یا رویا اور اس کا رونا بلند ہوا، پس اگر جنت یا جہنم کے ذکر سے ہوا تو نماز نہیں ٹوٹے گی اس لیے کہ یہ خشوع کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے اور اگر مصیبت یا درد کی وجہ سے رویا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ اس لیے کہ اس میں گھبراہٹ اور افسوس کا اظہار کرنا ہے تو یہ کلام الناس میں سے ہو گیا اس لیے اس سے نماز ٹوٹ جائے گی۔

4 نماز میں لفظ " آہ " یا اوہ سے نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں اختلاف لکھیں؟

اس مسئلے میں امام ابو یوسف علیہ رحمہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے نماز میں لفظ "آہ" نکالا یہ خشوع کی یا مصیبت کی وجہ سے ہو تو ~~نماز ٹوٹ جائے گی~~ نماز نہیں ٹوٹے گی

اور اگر نماز لفظ "اوہ" نکالا تو اس سے فاسد

ہو جائے گی آپ فرماتے ہیں کہ قاعدہ یہ ہے کہ
جملہ اگر دو حروف کا ہو اور دونوں حروف زوائد ہوں
یا دونوں میں سے ایک حرف زائد ہو اور ایک
حرف صحیح ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر جملہ
کے دونوں حروف اصلی ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔
حروف زوائد کا مجموعہ "الیوم تنساہ" ہے

احناف کا مؤقف

آپ فرماتے ہیں کہ
امام ابو یوسف کا قاعدہ مقبول نہیں ہے اس کی
وجہ یہ ہے کہ کلام الناس دو باتوں سے بنتا ہے
1 ایک تو یہ کہ ہجے والے حروف ہوں یعنی
الف، ب، ت، وغیرہ حروف ہوں۔
2 اور دوسرا یہ کہ اس سے مفہوم سمجھ میں آتا ہو
تب اس کو کلام الناس کہیں گے چاہے تمام
حروف زائد ہو یا زائد نہ ہوں چنانچہ کسی نماز میں
الیوم تنساہ بولا اس میں حروف زوائد ہیں لیکن
یہ پورا جملہ اس کا معنی بھی سمجھ میں آتا اس لیے یہ
کلام الناس ہو جائے اور نماز فاسد ہو جائے گی۔

د وان تنحنح بغیر عذر بان لم یکن مدفوعا الیہ الخ
اس کی وضاحت کریں؟

ھ اگر کوئی نماز میں بغیر عذر کھنکھارا اور
اس کو کھنکھارنے کی مجبوری نہیں تھی اور اس سے
حروف پیدا ہو گئے تو نماز مناسب یہ ہے کہ امام
محمد اور احناف کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی
اگر بغیر عذر کے ہوں معاف ہے۔

Scanned with CamScanner

۵ ومن عطس فقال له آخر يرحمك الله وهو في الصلاة فسدت صلاته اس عبارت کی وضاحت کر دیں؟

ج کسی نمازی کو چھینک آئی تو دوسرے نے جواب میں یرحمک اللہ کہہ دیا لیکن یہ مصلی نماز میں تھا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اس کی وجہ یہ ہے اس میں خطاب کا صیغہ ہے اور خطاب لوگوں کا کلام ہے تو نماز گئی لیکن جواب دینے مصلی نے الحمد للہ کہا تو نماز ٹھیک ہے اس لیے کہ یہ جواب میں متعارف نہیں ہے۔

7 وان استفتح ففتح عليه في صلاته اس کی وضاحت کر دیں؟

ج اگر اپنے امام کے علاوہ کسی اور نے لقمہ مانگا اور اس کو اس کی نماز میں لقمہ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اس کی وجہ یہ ہے اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دینا تعلیم اور تعلم ہے یہ کلام ہے لہذا نماز گئی۔ اگر اپنے امام کو لقمہ دیا تو یہ کلام نہیں ہے بلکہ نماز درست ہو جائے گی۔ یہ نمازی کا عمل ہے۔

۸ وینوی الفتح علی امامه دون القراءة اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج جب مصلی اپنے امام کو لقمہ دے تو لقمہ کی نیت کرے نہ کہ قراءت کی۔ لقمہ کی قصد سے ہے قراءت ممنوع ہے

9 ولو کان الامام انتقل الی اٰیۃ اخری تفسد صلاۃ الفاتح ۔۔۔ الخ اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج: اگر امام دوسری آیت کی طرف منتقل ہو گیا تو اس کے بعد کسی نے لقمہ دیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر امام نے لقمہ والی آیت کو لیا تو امام کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مقتدی کیلئے مناسب یہ ہے کہ لقمہ دینے میں جلدی نہ کرے اور امام لینے پر مجبور نہ کرے۔

10 فلو اجاب فی الصلوٰۃ رجلا بلا الہ الا اللہ فھذا کلام مفسد عندابی ۔۔۔ الخ اس کی وضاحت کریں اختلاف ذکر کریں؟

ج: کسی نے پوچھا کیا اللہ عزوجل کے علاوہ معبود ہے تو اس کے جواب میں کہا لا الہ الا اللہ تو یہ سوال کے جواب میں ہے تو اس میں اختلاف ہے اختلاف اس صورت میں ہے جب جملے سے جواب کی نیت ہو لہذا

امام محمد علیہ رحمہ اور امام اعظم اور ابو یوسف کا اختلاف ہے

امام محمد اور امام اعظم کا موقف

آپ کے نزدیک نماز ٹوٹ جائے گی اس لیے کہ یہ جواب کی نیت سے بولا تو جواب کلام الناس ہے لہذا کلام الناس سے نماز ٹوٹ جائے گی۔

امام ابو یوسف علیہ رحمہ کا موقف

آپ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی

دلیل اگلے صفحہ پر ہے

امام ابو یوسف کی دلیل

آپ فرماتے ہیں کہ
لا الہ الا اللہ یہ حقیقت کے اعتبار سے اللہ عزوجل کی تعریف ہے لہٰذا مصلی کے ارادے کی کچھ بھی سے اس کی حقیقت نہیں بدلے گی۔

امام محمد اور امام اعظم کی دلیل

طرفین کے نزدیک یہ ہے کہ
لا الہ الا اللہ یہ یہاں جواب کے طور پر واقع ہوا ہے اور جواب بلاشک کی طرح کلام ہے تو اس کو جواب ہی شمار کیا جائے گا اور نماز فاسد ہو جائے گی جس طرح چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہہ دے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے

نوٹ

لا الہ الا اللہ یا کوئی اور ذکر اس لیے زور سے پڑھا کہ سامنے والے کو اطلاع ہو جائے کہ نماز میں ہوں تو نماز فاسد نہیں ہوگی
اس وجہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جب تم کو نماز میں کوئی واقعہ پیش آجائے تو تسبیح پڑھ کر اطلاع دو۔

ومن صلی رکعۃ من الظہر ثم افتتح العصر او التطوع 11
فقد [illegible] الخ اس عبارت کی وضاحت کریں

کسی نے مثلاً ظہر کی نماز شروع کی ایک ج
رکعت پڑھی پھر عصر شروع کر دی یا نفل شروع کر دیے تو ظہر کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ اس لیے کہ جب دوسری نماز کو شروع کرنا صحیح ہوا تو پہلی نماز سے نکل گیا۔

Scanned with CamScanner

لیکن اگر کسی نے ظہر کی ایک رکعت پڑھ لی پھر بھول
میں دوبارہ ظہر کو شروع کر لیا تو اس کی پہلی ظہر ہی
اور وہ رکعت شمار کی جائے گی۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو شروع کیا جس میں وہ
پہلے تھا اس لیے اس کی نیت بیکار جائے گی اور
اور جو پہلی نیت کی وہ باقی رہے گی۔

ط واذا قرأ الامام من المصحف فسدت الخ
اس عبارت کی وضاحت اختلاف کے ساتھ
کریں ؟

ج اگر امام نے قرآن پاک سے دیکھ کر قرأت
کی تو اس میں احناف اور صاحبین کا اختلاف
ہے۔

احناف کا موقف

آپ کے نزدیک نماز
فاسد ہو جائے گی

صاحبین کا موقف

صاحبین فرماتے ہیں کہ
نماز مکمل ہو جائے گی۔

صاحبین کی دلیل

آپ فرماتے ہیں کہ
قرأت کرنا عبادت ہے اور قرآن مجید میں
نظر کرنا بھی عبادت ہے اس لیے نماز پوری ہو جائے
گی مگر یہ کہ مکروہ ہے اس لیے کہ یہ اہل کتاب
سے مشابہ ہے۔

اختلاف کی دلیل

آپ فرماتے ہیں کہ
قرآن کو اٹھانا اور اس میں نظر کرنا ~~اور الٹا~~ اور
اوراق کو الٹنا پلٹنا عمل کثیر ہے اس لیے اس سے
نماز فاسد ہو جائے گی

اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن سے پڑھنا یہ ایسا ہے
جیسے اپنے مقتدی کے علاوہ سے لقمہ لینا ہے۔ اور
اپنے مقتدی کے علاوہ سے لقمہ لینے سے نماز فاسد
ہو جاتی ہے کیونکہ یہ کلام کے حدیث میں ہے

13 ولو نظر الی مکتوب وفہمہ فالصحیح انہ لا تفسد
صلاتہ۔ الخ اس کی وضاحت کریں؟

ج نمازی کے سامنے کوئی بات لکھی ہوئی تھی
نمازی نے اسکو سمجھ لیا تو بالاجماع اس سے نماز
فاسد نہیں ہوگی۔

14 وان مرت امرأۃ بین یدی المصلی لم تقطع
الصلوۃ۔ الخ اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج اگر نمازی کے سامنے سے عورت گزر جائے
تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔

اس لیے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کسی چیز کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی مگر گزرنے والا
گنہگار ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جان لے کہ کتنا گناہ ہے
تو وہ چالیس تک ٹھہرا رہے۔

گنہگار اس وقت ہوگا جب سجدے کی جگہ سے
گزرے۔ گزرنے والے اور مصلی کے درمیان کوئی چیز
[illegible]

ویپنبغی لمن یصلی فی الصحراء ان یتخذ امامه 15
سترة ۔ اس عبارت کی وضاحت کریں؟

اگر آدمی صحراء میں نماز پڑھ رہا ہے اس کیلیے ج
مناسب یہ ہے کہ اپنے سترہ بنالے۔
اس کی وجہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اگر تم صحراء
میں نماز پڑھو تو اپنے ساتھ سترہ بنالو۔

سترہ کی مقدار کیا ہے اور موٹائی کیا ہے؟ 16

سترہ کی اونچائی کی مقدار ایک ہاتھ یا اس سے ج
زائد ہے۔ اس وجہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان
مبارک کہ کیا تم اس سے بھی عاجز ہو کہ جب تم صحراء
میں نماز پڑھو تو کجاوے کے پچھلے حصے کے برابر کوئی
چیز سامنے ہو۔
اور سترہ کی موٹائی ایک انگلی کے برابر ہو۔
اس وجہ سے کہ اگر اس سے کم ہو تو دور سے دیکھنے والے
کو نظر نہیں آئے گا اور مقصود حاصل نہیں ہوگا۔

ویقرب من السترة: اس عبارت کی وضاحت 17
کریں؟

مصلی سترہ کے قریب ہو اس وجہ سے کہ ج
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک کہ "جو سترے کی
طرف نماز پڑھے اسکو سترے سے قریب ہونا چاہیے۔

ویجعل السترة علی حاجبه الایمن او علی الایسر 17
اس عبارت کی وضاحت کرو۔

مصلی سترہ اپنے دائیں بھوؤں کی یا
بائیں بھوؤں کی طرف رکھے اس لیے حدیث
اس طرح وارد ہوئی ہے۔

Scanned with CamScanner

18 و سترة الامام سترة للقوم اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج جو امام کا سترہ ہوگا وہی مقتدی کیلئے سترہ ہوگا۔ اس وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک بطحاء مکہ میں دیوار کی طرف نماز پڑھا رہے تھے اور مقتدی کا سترہ نہیں تھا

19 و یعتبر الغرز دون الالقاء والخط اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج سترہ گاڑنے کا اعتبار ہوگا نہ کہ سترہ ڈالنے اور خط کھینچنے کا۔ اس وجہ سے کہ اس طرح مقصود حاصل نہیں ہوگا

20 و یدرأ المار اذا لم یکن بین یدیہ سترة او مر بینہ و بین السترة اس کی وضاحت کریں؟

ج اگر نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو سامنے سے گزرنے والے کو روکے۔ یا نمازی اور سترہ کے درمیان سے گزرے تو روکے۔ اس وجہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے کہ جتنا ہو سکے گزرنے والے کو روکو۔

اشارے سے روکے

جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے دو بچوں کو روکا

یا تسبیح کرکے گزرنے والے کو روکے حدیث اس میں وارد ہے تسبیح اور اشارہ دونوں کو جمع کرنا مکروہ ہے اس لیے کہ دونوں میں سے ایک کافی ہے

فصل ٹوٹل سوالات [illegible]

فصل ما یکرہ فی الصلوۃ "

1. ویکرہ للمصلی ان یعبث بثوبہ او بجسدہ اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج مصلی کیلئے مکروہ ہے کہ وہ نماز کے دوران اپنے جسم یا کپڑوں سے کھیلے۔
اس وجہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے کہ " اللہ عزوجل نے تمہارے لیئے تین چیزیں مکروہ قرار دی ہیں اور ان میں نماز میں کھیلنے کو بھی ذکر فرمایا۔
اور نماز کے علاوہ عبث کرنا حرام ہے تو نماز میں اس کا کیا گمان ہے۔

2 ولا یقلب الحصا الا انہ نوع عبث " اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج نماز میں کنکری کو الٹ پلٹ نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے البتہ اگر وہاں اتنی کنکری ہوں کہ اس پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو ایک مرتبہ کنکری کو برابر کرے تاکہ سجدہ ہو جائے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے کہ " اے ابو ذر کنکری کو الٹنا ہو تو ایک مرتبہ یا پھر چھوڑ دو۔
اس لیے کہ اس میں نمازی کی اصلاح ہے۔

3 ولا یفرقع اصابعہ لقولہ علیہ السلام الخ ~~ولا~~ اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج نماز کے اندر انگلیاں چٹخانا جس کی وجہ سے آواز نکلتی ہے نماز میں مکروہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے۔

4 ولا یتخصر " وھو وضع الید الخ اس کی وضاحت کریں؟

ج تخصر کا ترجمہ یہ ہے کہ کوکھ یا کمر

ہاتھ رکھنا۔ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے اس
لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا ہے۔
کوکھ پر ہاتھ رکھنا اس لیے مکروہ ہے کہ نماز میں مسنون طریقہ
یہ ہے کہ قیام میں ہاتھ باندھ کر رکھے اور یہ اس کے
خلاف ہاتھ کو کوکھ پر رکھ رہا ہے۔

5 ولا یلتفت، لقولہ علیہ السلام لو علم المصلی من
یناجی ۔۔۔ الخ اس کی وضاحت کریں؟

ج مصلی نماز میں دائیں، بائیں جانب متوجہ
نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے کہ اگر
نمازی جان لے کہ کس ذات سے سرگوشی کر رہا ہے
تو کبھی ادھر ادھر توجہ نہ کرے۔

6 ولو نظر بمؤخر عینیہ یمنۃ ویسرۃ من غیر ان یلوی
عنقہ لا یکرہ اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج مصلی نے نماز میں گردن سیدھی رکھی
اس کو ادھر ادھر نہیں موڑی صرف آنکھ کے کنارے
سے دائیں بائیں طرف دیکھا تو یہ مکروہ نہیں ہے
اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے ساتھیوں
کو آنکھ کے کنارے سے دیکھا کرتے تھے۔

7 ولا یقعی ولا یفترش ذراعیہ لقول ابی ذر نہانی
خلیلی عن ثلاث ۔۔۔ الخ اس کی وضاحت کریں

ج مصلی نماز میں کتے کی طرح نہ بیٹھے یہ بیٹھنا اس
طرح ہے کہ سرین زمین پر رکھ دے اور دونوں گھٹنے سینے
سے لگائے اور دونوں ہاتھوں زمین پر ٹیک دے
اس طرح کتا بیٹھتا ہے اس انداز میں بیٹھنا مکروہ ہے
اور سجدے میں دونوں ہاتھوں کو بچھانا مکروہ ہے۔
حضرت ابو ذر کے قول کی وجہ سے کہ میرے

خلیل نے مجھے تین باتوں سے روکا
1۔ سجدے میں مرغے کی طرح ٹھونگ نہ ماروں۔
2۔ کتے کی طرح نہ بیٹھوں۔
3۔ اور یہ کہ لومڑی کی طرح ہاتھ کو نہ گھماؤ۔

8 ولا اقعاء سے کیا مراد ہے
ج اقعاء اس کو کہتے ہیں کہ " اپنے چوتڑ پر بیٹھے اور اپنی دونوں رانوں کو کھڑا کرے اور اپنے دونوں رانوں کو سینے سے ملائے اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھے۔

9 نماز میں سلام کا جواب دینا کیسا ہے؟
ج نماز کے اندر سلام کے جواب نہ دے اس لیے کہ یہ کلام کے درجے میں ہے اور کلام سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور نہ ہاتھ سے اشارہ کرے اس لیے کہ اشارہ کرنا سلام کے معنی میں ہے اور سلام کی نیت سے مصافحہ کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی؟

10 ولا یتربع الا من عذر پالتی مارنا نماز میں کیسا ہے؟
ج مصلی نماز میں بغیر عذر چار زانوں نہ بیٹھے اس لیے کہ اس میں سنت کو چھوڑتا ہے۔

11 ولا یعقص شعرہ عقص سے کیا مراد ہے؟
ج نمازی اپنے بالوں کا چوٹا نہ باندھے یہ مکروہ ہے۔
اور "عقص" یہ ہے کہ اپنے بال کو اپنی پیشانی یا سر پر جمع کرے اور اس کو دھاگے سے باندھے یا گوند سے چپکا دے۔"
اسطرح نماز پڑھنا مکروہ اس لیے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چوٹا باندھ کر نماز پڑھنے سے روکا ہے۔

12 نماز کے اندر کپڑے سمیٹنا کیسا ہے؟

ج نماز کے اندر بار بار کپڑا سمیٹنا مکروہ اس کی لیے کہ یہ ایک قسم کا تکبر ہے۔

13 سدل کسے کہتے ہیں؟

ج اس مراد یہ ہے کہ "کپڑا اپنے سر پر اور کندھے پر ڈال دے اور اسکے تمام کنارے کو نیچے لٹکتا چھوڑ دے یہ سدل ہے اور سدل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا۔

14 نماز میں کھانا پینا کیسا ہے؟

ج نماز میں جان کر یا بھول کر بھی کھالیا یا پیا تو نماز فاسد ہوجائے گی اس لیے کہ یہ نماز کے اعمال میں سے نہیں ہے اور نماز کی حالت کھانے کو یاد دلانے والی ہے تو اس لیے بھول کر بھی کھانا کھا نماز میں کھائے گا تو نماز فاسد ہوجائے گی اس لیے کہ یہ عمل کثیر ہے

15 ولا بأس بأن يكون مقام الامام في المسجد وسجوده في الطاق ويكره ان يقوم في الطاق اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج امام مسجد میں کھڑا ہو اور سجدہ محراب میں ہو تو ٹھیک ہے اگر امام بھی محراب میں ہو تو یہ مکروہ ہے۔ اس وجہ سے کہ محراب میں کھڑا ہونا اہل کتاب کے مشابہ ہے۔ اگر مسجد میں کھڑا ہو اور سجدہ محراب میں ہو تو جائز ہے۔

16 ويكره ان يكون الامام وحده على الدكان لما قلنا وكذا اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج اگر امام اکیلا اونچی جگہ ہو مقتدی کی

نیچے ...

اور پھر ہو تو بھی مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں امام کی توہین ہے

ولا بأس ان یصلی الی ظہر رجل قاعد یتحدث 17
اس عبارت کی وضاحت کریں؟

اگر کوئی آدمی بیٹھ کر بات کر رہا ہو تو اس کی پیٹھ کے پیچھے نماز پڑھے تو کوئی حرج کی بات نہیں اس لیے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض سفر میں حضرت نافع کو سامنے بٹھاتے اور پردہ کرتے ج

ولا بأس بأن یصلی وبین یدیہ مصحف معلق 18
أو سیف معلق اس عبارت کی وضاحت کریں؟

اگر مصلی کے سامنے قرآن رکھا ہوا ہو یا لٹکا ہوا ہو یا تلوار رکھی ہوئی ہو یا لٹکی ہوئی ہو اس کے سامنے نماز پڑھے تو مکروہ نہیں ہے ج

ولا بأس بأن یصلی علی بساط فیہ تصاویر۔ اس 19
عبارت کی وضاحت کریں؟

جس بچھونے پر تصویر ہو اور اس تصویر پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھے اور اس تصویر پر سجدہ نہ کرے تو یہ جائز ہے اس لیے کہ اس میں تصویر کی توہین ہے اگر تصویر کی توہین نہ ہو تو پھر جائز نہیں ہے ج

ولا یسجد علی التصاویر۔ اس عبارت کی وضاحت 20
کریں؟

مصلی تصویر پر سجدہ نہ کرے اس لیے کہ تصویر کی اس میں تعظیم ہے۔ ج

21 وذکر فی الاصل ان یکون فوق رأسہ فی السقف او بین یدیہ او بحذائہ — الخ اس عبارت کی وضاحت کریں ؟

ج نمازی کے سر کے اوپر چھت میں تصویر ہو یا نمازی کے سامنے سجدہ کی جگہ تصویر ہو یا اس کے آگے تصویر ہو یا تصویر لٹکی ہوئی ہو تو اس جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے
اس کی وجہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی حدیث کی وجہ سے کہ میں ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں کتا یا تصویر ہو۔

22 اگر تصویر چھوٹی ہو دیکھنے والے کو نظر نہ آئے تو پھر نماز پڑھنا کا حکم کیا ہے ؟

ج اگر تصویر نمازی کے آگے، پیچھے، دائیں، یا بائیں اتنی چھوٹی تصویر ہو کہ دیکھنے والے کو نظر نہ آتی ہو تو اس کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

23 واذا کان التمثال مقطوع الرأس ای ممحو الرأس فلیس — الخ اس عبارت کی وضاحت کریں ؟

ج اگر ذی روح تصویر کا سر کٹا ہوا ہو یعنی سر مٹا ہوا ہو تو اب وہ ذی روح تصویر نہیں ہے اس لیے کہ بغیر سر کے تصویر کی عبادت نہیں کی جاتی ہے اور ایسا ہو گیا کہ موم بتی یا چراغ کی طرف نمازی منہ کرکے نماز پڑھے تو ان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا جائز ہے۔

24 ولو كانت الصورة على وسادة ملقاة او على بساط مفروش لا يكره — اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج اگر تصویر پڑی ہو تکیہ پر ہو یا بچھے ہوئے بچھونے پر ہو تو اس صورت میں تصویر کی توہین ہو رہی ہے اس لیے اس پر نماز مکروہ نہیں ہے۔

اس لیے اس پر کہ تکیہ اور بچھونا روندا اور بچھایا جاتا ہے۔ لیکن اگر تکیہ کھڑا ہو یا پردے پر ہو تو اس وقت اس کی تعظیم ہے تو ایسی صورت میں نماز مکروہ ہے۔

25 تصویر کی وجہ سے کس صورت میں کراہیت زیادہ ہے؟

ج اگر تصویر نمازی کے سامنے ہو تو اس میں کراہیت بہت زیادہ ہے اور اس سے کم اس صورت میں جب نمازی کے سر کے اوپر ہو اور اس سے کم جب نمازی کے دائیں جانب ہو اور اس سے کم جب نمازی کے بائیں جانب ہو اور اس سے کم جب نمازی کے پیچھے ہو

26 ولو لبس ثوبا فيه تصاوير يكره — اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج اگر کسی نمازی نے تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھی تو مکروہ ہے اس لیے کہ یہ بت کو اٹھانے والے کی طرح ہے

نوٹ

ان تمام صورتوں میں جن میں نماز مکروہ ہے وہ نماز جائز ہے اس لیے کہ نماز کے اندر کی تمام شرائط موجود ہیں البتہ چونکہ خامی ہے اس لیے نمازی کو دوبارہ صحیح طور پر نماز پڑھ

Scanned with CamScanner

32 مسجد کی چھت کے اوپر جانے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

ج: مسجد کی چھت کے اوپر چڑھنے سے معتکف اعتکاف باطل نہیں ہوگا

نوٹ

جنبی کا چھت کے اوپر جانا ناجائز ہے۔

33 ولا بأس بالبول فوق بیت فیہ مسجد ‌‌‌‌‌‌‌اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج: جو مسجد گھر کے اندر نماز کیلئے بنائی گئی ہے اس گھر کی چھت کے اوپر پیشاب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

اس سے مراد یہ ہے کہ جو مسجد گھر میں نماز کیلئے تیار کی گئی ہو وہ مسجد کے حکم میں نہیں ہے اگرچہ ہمیں گھر میں مسجد بنانے کی ترغیب دی گئی ہے

34 ویکرہ ان یغلق باب المسجد "اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج: مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے اس لیئے کہ یہ نماز سے روکنے کے مشابہ ہوگیا

بعض حضرات نے فرمایا کہ مسجد کے سامان پر خطرہ ہو تو نماز کے اوقات کے علاوہ بند کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

35 ولا بأس بأن ینقش المسجد بالجص والساج وماء الذھب "اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج: مسجد کو گچ، ساگ کی لکڑی اور سونے کے پانی سے منقش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

امام صاحب کا قول " ( ) أ ( ) " [illegible]

سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نقش
و نگار کرنے پر اس کو ثواب نہیں دیا جائے گا، لیکن
وہ اس کے سے گنہگار بھی نہیں ہوگا اور یہ بھی کہا گیا
ہے کہ یہ عبادت ہے۔
اگر آدمی اپنے مال سے نقش و نگار کرے گا تو
پھر ٹھیک ہے اگر مسجد کے ~~پیسوں~~ پیسوں سے کرے
گا تو ٹھیک نہیں ہے اس وقت مال کا ضامن
ہوگا کیونکہ وہ مال مسجد کی بنیاد کے لیے ہیں۔

ختم ـــــ شدہ

21 ولا بأس بتمثال غير ذي الروح ... الخ اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج غیر ذی روح کی تصویر مکروہ نہیں ہے اس لیے کہ غیر ذی روح تصویر کی عبادت نہیں کی جاتی۔

28 ولا بأس بقتل الحية والعقرب في الصلوة اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج نماز میں سانپ، اور بچھو کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے کہ اسودین یعنی سانپ اور بچھو کو قتل کرو۔

اس لیے کہ سانپ کے موجود رہنے میں نمازی کی توجہ اس کی طرف چلی جائے گی نماز کے اندر ان کو مارنے کے باوجود نماز درست رہے گی اس وجہ سے کہ یہ ایسے ہے جیسے گزرنے والے کو دور کرنا ہے۔ اور سانپ کی جتنی اقسام ہیں وہ سب اس اسودین میں شامل ہیں۔

29 ویکرہ عد الآی والتسبیحات بالید فی الصلوۃ اس عبارت کی وضاحت کریں؟ نیز اختلاف کیا ہے؟

ج نماز کے اندر ہاتھوں کے ذریعے آیتوں اور تسبیحات کو شمار کرنا مکروہ ہے۔

اور اسی طرح سورتوں کو بھی شمار کرنا مکروہ ہے اس لیے اس لیے کہ یہ نماز کے اعمال میں سے نہیں ہے۔

امام محمد اور امام ابو یوسف کا موقف

آپ دونوں کے نزدیک یہ ہے کہ فرائض اور نوافل تمام میں تسبیحات اور آیتوں کو شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

احناف کا موقف دلیل

ہم اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ نمازی کیلئے ممکن ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اس کو گنتی (شمار) کرے تاکہ نماز کے اندر شمار کرنے سے بے نیاز ہو جائے۔

30 ویکرہ استقبال القبلۃ بالفرج فی الخلاء۔ اس عبارت کی وضاحت کریں

ج بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف شرمگاہ کر استنجا کرنا مکروہ ہے۔

اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے

اور ایک روایت میں ہے کہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا بھی مکروہ ہے۔ اس لیے کہ اس میں تعظیم کو چھوڑنا ہے اور دوسری روایت میں یہ مکروہ بھی نہیں ہے اس لیے کہ پیٹھ کرنے والا اپنی شرمگاہ کو قبلے کی طرف نہیں کرتا اور جو نجاست گرتی ہے وہ زمین کی طرف گرتی ہے۔ بخلاف قبلہ کی طرف منہ کرنے والے کے اس لیے کہ اس کی شرمگاہ قبلے کی طرف ہوتی ہے اور جو نجاست گرتی ہے وہ قبلے کی ہو کر گرتی ہے

31 ویکرہ المجامعۃ فوق المسجد والبول والتخلی اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج مسجد کے اوپر صحبت کرنا پیشاب کرنا پیخانہ کرنا مکروہ ہے۔

اس لیے کہ مسجد کی چھت کا حکم وہی ہے جو مسجد کا حکم ہے۔ اسی وجہ سے جو لوگ اوپر نماز پڑھتے ہیں وہ نیچے والے امام کی اقتداء کر سکتے ہیں کہ؟

Scanned with CamScanner

باب صلوۃ الوتر

1 وتر واجب ہیں یا سنت ہیں اختلاف درج کریں؟
ج احناف کا موقف
احناف کے نزدیک وتر واجب ہیں۔
صاحبین کا موقف
آپ کے نزدیک وتر سنت ہیں۔
صاحبین کی دلیل
آپ کی دلیل یہ ہے کہ وتر میں سنت کے آثار ظاہر ہیں آثار کی دو مثالیں دی رہے ہیں (1) ایک وجہ یہ ہے کہ وتر کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا حالانکہ ان کا منکر بالاجماع کافر نہیں ہوا پتہ چلا کہ وتر واجب نہیں ہیں۔
(2) وتر کیلئے آذان نہیں دی جاتی اگر یہ واجب ہوتے تو ان کیلئے مستقل اذان دی جاتی۔ لیکن اذان نہ دینا سنت کی دلیل ہے۔
احناف کی دلیل
آپ کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے تم پر ایک اور نماز زیادہ کی ہے سن لو وہ وتر ہیں اس لیے ان کو عشاء اور طلوع فجر کے درمیان پڑھلو۔
حدیث میں امر کا صیغہ ہے جو وجوب کیلئے آتا ہے اس لیے وتر کی قضا بالاجماع واجب ہے۔

صاحبین کا رد

وتر کا انکار کرنے والا کافر اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ ان کا وجوب حدیث سے ثابت ہے

2 وتر کس وقت ادا کیے جاتے ہیں؟

وتر عشاء کے وقت ادا کیے جاتے ہیں تو اسی وجہ (عشاء کی) اذان اور اس کی اقامت پر اکتفاء کیا گیا ہے

3 قال الوتر ثلاث رکعات لا یفصل بینھن بسلام

اس عبارت کی وضاحت کریں؟ مع اعراب

وتر تین رکعت ہیں ان کے درمیان سلام سے فصل نہ کیا جائے اس وجہ سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ تعالی کا موقف

آپ سے روایت ہے کہ مسلمانوں کا تین رکعت وتر ہونے پر اجماع ہے۔

امام شافعی کا قول

آپ کا قول یہ بھی ہے کہ وتر تین رکعت ہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ وتر پڑھے گا دو سلاموں کے ساتھ یہی قول امام مالک کا ہے

احناف کی دلیل

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا

Scanned with CamScanner

کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت
ایک سلام کے ساتھ پڑھتے تھے

4 ویقنت فی الثالثۃ قبل الرکوع اختلاف
درج کریں

2 وتر کی تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے
قنوت پڑھے۔

امام شافعی کا موقف

امام شافعی نے فرمایا کہ
رکوع کے بعد قنوت پڑھے

دلیل

آپ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
وتر کی اخیر میں قنوت پڑھا اور وہ رکوع کے
بعد ہے۔

احناف کی دلیل

آپ فرماتے ہیں کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء قنوت رکوع سے پہلے پڑھی ہے ابوداؤد

★ دلیل کا رد

امام شافعی نے فرمایا تھا کہ سرکار
صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی حدیث میں
یہ کہ وتر کے آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت
پڑھی۔ آپ نے یعنی امام شافعی نے آخر سے مراد
رکوع کے بعد لیا ہے جو امام شافعی نے حدیث پیش
کی ہے اس میں رکوع سے پہلے اور بعد میں پڑھنے
کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

ک یقنت فی جمیع السنۃ " اس عبارت میں
اختلافات ذکر کریں؟

ج احناف کا موقف

آپ کے نزدیک یہ ہے کہ
قنوت پورا سال پڑھے۔

امام شافعی کا موقف

آپ کے نزدیک رمضان
کے نصف اخیر میں قنوت پڑھے اور باقی سال
نہ پڑھے۔

دلیل

آپ کی دلیل حضرت ابی بن کعب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم رمضان
کے نصف اخیر میں قنوت پڑھتے تھے۔

احناف کی دلیل

آپ کی دلیل کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو
جس وقت دعاء قنوت سکھایا اور فرمایا کہ اس
کو اپنے وتر میں کرلو بغیر تفصیل کے

د ویقرأ فی کل رکعۃ من الوتر فاتحۃ الکتاب وسورۃ
اس کی وضاحت کرو؟

ج وتر کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھے
اور اس کے ساتھ سورت ملائے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان فاقرءوا ما تیسر من القرآن

7 وان ارادان یقنت کبر ، اس کی وضاحت کریں

8 دعاء قنوت کا ارادہ کرے تو تکبیر کہے اس لیے کہ حالت تبدیل ہو رہی ہے۔

8 ورفع یدیہ وقنت اس کی وضاحت کریں؟

ج ہاتھ اٹھائے پھر قنوت پڑھے۔
اس وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ اٹھائے جائے مگر سات جگہ پر اعداد میں سے قنوت کو ذکر کیا۔

9 ولا یقنت فی صلوۃ غیرھا اختلاف ذکر کریں

ج احناف کا موقف

قنوت نہ پڑھے وتر کے علاوہ میں۔

امام شافعی کا موقف

آپ کے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا مسنون ہے۔

دلیل

امام شافعی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فجر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوت پڑھا پھر چھوڑ دیا ہے

احناف کے نزدیک

آپ کا بھی یہی موقف ہے کہ جب کوئی مصیبت آئے تو پڑھ لے فجر کی نماز میں۔

10 فان قنت الامام فی صلوۃ الفجر یسکت من خلفہ عند ابی حنیفہ و محمد سے اس میں جو اختلاف ہے درج کریں؟

ج: امام اگر فجر کی نماز میں قنوت پڑھے تو اس میں اختلاف ہے مقتدی کے بارے میں

احناف امام محمد کا موقف

آپ کے نزدیک اگر فجر کی نماز میں قنوت پڑھے تو پیچھے والا چپ رہے

امام ابو یوسف

آپ کے نزدیک ہے کہ امام کی اتباع کرو۔

دلیل

آپ فرماتے ہیں کہ امام قنوت پڑھے تو مقتدی بھی اس کی اقتداء کرے اس لیے کہ مقتدی امام کے تابع ہے۔

طرفین کی دلیل

آپ کے نزدیک فجر میں قنوت منسوخ ہے اور منسوخ میں متابعت نہیں ہے۔

اور بعض ائمہ نے فرمایا ہے کہ چپ کھڑا رہے اس لیے امام کھڑا تو یہ بھی کھڑا رہے تاکہ جتنی متابعت کرنے میں حرج نہیں ہے اتنی متابعت کرلے۔

اور بعض نے فرمایا ہے کہ چپ نہ کھڑا رہے بلکہ بیٹھ جائے اس لیے کہ چپ کھڑے رہنے والا بلانے والے کا شریک سمجھا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

لیکن کھڑا رہنا زیادہ بہتر ہے
"مذکورہ مسئلہ سے شوافع کی اقتداء اور دعاء
قنوت کی اقتداء پر دلالت کرتا ہے۔
11 والمختار فی القنوت الاخفاء لانہ دعاء وضاحت
کریں؟
ج قنوت میں مختار مذہب اخفاء پڑھنا ہے
اس لیے کہ یہ دعاء ہے۔
المـــــــوال تـــــــــــا
فــــــــــــــــــــــــرشـــــــــــــــدہ

باب النوافل

1 نوافل کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

ج کل نوافل "12" ہیں

اور وہ یہ ہیں دو فجر سے پہلے، اور چار ظہر کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد دو، اور چار عصر کی نماز سے پہلے چاہے تو دو رکعتیں پڑھ لے یعنی دو نوافل اور مغرب کے بعد دو رکعتیں سنت ہیں اور عشاء سے پہلے اور عشاء کے بعد چار رکعتیں سنت ہیں چاہے تو دو پڑھ سکتا ہے۔

2 غیر مؤکدہ سنتیں کونسی ہیں؟

ج عصر سے پہلے چار رکعتیں اور عشاء سے پہلے چار رکعتیں یہ غیر مؤکدہ ہیں

3 قال و نوافل النھار ان شاء صلی بتسلیمۃ رکعتین وان شاء اربعا و تکرہ الزیادۃ علی ذالک اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے اختلاف درج کریں؟

دن کے نوافل اگر چاہے تو ایک سلام سے دو رکعتیں پڑھے اور اگر چاہے تو چار پڑھ لے لہذا اس سے زیادہ ایک سلام کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے

رات کے نوافل میں اختلاف ہے۔

1 احناف کا موقف

آپ کے نزدیک رات کو آٹھ رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھنا جائز ہے اس سے زیادہ مکروہ ہے

1 صاحبین کا موقف

آپ کے نزدیک رات کے نوافل ایک سلام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھ سکتے ہیں اس پر زیادتی نہ کرے۔

بقیہ اگلی شیٹ پر

Scanned with CamScanner

احناف کے نزدیک آٹھ رکعتوں سے زیادہ مکروہ کی وجہ

احناف نے جو فرمایا تھا کہ آٹھ رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سے زیادہ کبھی بھی نہیں پڑھی تھی اگر کراہت نہ ہوتی تو جواز کی تعلیم کیلئے آٹھ سے زیادہ کرتے

امام ابویوسف نے

6 دن اور رات کے نوافل کتنے کتنے ہیں اختلاف درج کریں؟

ج امام ابویوسف + امام محمد کا موقف

آپ کے نزدیک رات میں دو دو رکعتیں اور دن میں چار چار رکعتیں۔

صاحبین کا موقف

آپ کے نزدیک رات میں نفل دو دو رکعت کر کے اور دن میں ایک سلام کے ساتھ چار چار کر کے پڑھنا افضل ہے

امام شافعی کا موقف

آپ کے نزدیک دن رات دونوں میں دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے

احناف کا موقف

آپ کے نزدیک دن میں چار چار رکعت اور رات میں بھی چار چار رکعت پڑھنا افضل ہے

Scanned with CamScanner

امام شافعی کی دلیل

آپ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان دن اور رات کی سنتیں دو دو ہیں۔

2 صاحبین کی دلیل

آپ کے نزدیک رات کے نوافل دو دو ہیں تو دلیل دیتے ہیں تراویح کی جس طرح تراویح ہیں اس طرح رات کے نوافل ہیں۔

2 احناف کی دلیل

آپ کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے اس کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ز سے روایت کیا ہے اور سرکار چاشت کی نماز میں چار رکعت پر ہمیشگی کرتے تھے

احناف کی عقلی دلیل

آپ کے نزدیک دن اور رات کی چار چار رکعتیں ہیں تو اس پر فرماتے ہیں اگر چار ~~رکعتو~~ رکعتوں کا تحریمہ ایک ساتھ باندھے گا تو ~~تحریمہ والے~~ تحریمہ دیر تک رہے گا تو مشقت زیادہ ہوگی تو ثواب بھی زیادہ ملے گا اس لیے چار رکعتیں ایک ساتھ پڑھنا بہتر ہے۔

صاحبین کا رد

صاحبین نے فرمایا تھا کہ تراویح کی نماز دو رکعت ہیں تو رات کی نماز

ہی دو دو رکعت ہوگی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ تراویح جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں تو اس میں آسانی اختیار کرنا بہتر ہے۔ لیکن نوافل الگ الگ پڑھتے ہیں اس لیئے اس کو چار رکعت ایک ساتھ پڑھنا بہتر ہے

امام شافعی کا رد

امام شافعی نے حدیث پیش کی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دن اور رات کی سنتیں دو دو ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رات کی نماز طاق نہ پڑھے بلکہ شفعہ شفعہ پڑھے اب یہ دو رکعت کا ہو یا چار رکعت اس لیے اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ سنت دو دو رکعت ہی پڑھے۔

الحمد للہ

ختم شد

۴۷ فصل فی القراءۃ

1 "والقراءۃ فی الفرض واجبۃ فی الرکعتین" اس عبارت میں جو اختلاف ہے وہ ذکر کریں؟

ج قرأت کے بارے میں ائمہ حضرات کا اختلاف ہے

احناف کا موقف

آپ کے نزدیک فرض کی جو چار رکعت والی نماز ہے اس کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت واجب ہے۔

امام شافعی کا موقف

آپ کے نزدیک تمام ہی رکعتوں میں پڑھنا ضروری ہے

دلیل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے کہ کوئی نماز بغیر قرأت کے نہیں ہوتی اور اس لیے ہر رکعت نماز ہے

امام مالک کا موقف

آپ کے نزدیک تین رکعتوں میں کافی ہے آسانی کے لیے اکثر کو کل کے قائم مقام کرتے ہوئے

احناف کی دلیل

آپ کی دلیل اللہ عزوجل کا فرمان "فاقرءوا ما تیسر من القرآن" اس آیت مبارکہ میں امر کا صیغہ ہے لہذا امر تکرار کا تقاضا نہیں کرتا قاعدہ یہ ہے کہ کسی کام کا حکم ہو تو ایک مرتبہ کر دینے سے ادا ہو جائے گا اس کو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب تک الگ سے دوبارہ حکم نہ ہو۔

بقیہ دلیل

Scanned with CamScanner

اور احناف فرماتے ہیں کہ ہم نے پہلی رکعت پر
قیاس کرتے ہوئے دوسری رکعت میں قرأت واجب
کی، اس لیے کہ دونوں ہر اعتبار سے مشابہ تھی بہرحال
تیسری اور چوتھی رکعت تو وہ دونوں پہلی دونوں سے
مختلف ہیں۔

وہ اس طرح کہ قرأت کی فرضیت میں تیسری چوتھی
کو کہ پہلی کے ساتھ لاحق نہیں کرسکتے (1) سفر میں دوسری
رکعت ساقط نہیں لیکن تیسری اور چوتھی رکعت ساقط
ہوجاتی ہے جس سے معلوم ہوا کہ تیسری اور چوتھی
پہلی اور دوسری رکعت کے مشابہ نہیں ہیں اور اس
طرح قرأت کی مقدار میں۔

امام شافعی کا رد

امام شافعی علیہ رحمہ نے حدیث
روایت کی اس میں (صلوۃ) کا لفظ صراحت کے
ساتھ مذکور ہے اس لیے "صلوۃ" کامل نماز کی طرف
پھیری جائے گی اور وہ عرف میں دو رکعت ہیں مثلاً
کوئی قسم کھائے "لا یصلی صلوۃ" کہ ایک نماز نہیں پڑھوں
گا تو اس سے دو رکعت والی نماز ہوتی ہے۔
اگر قسم کھائی "لا یصلی" کہ میں نماز نہیں پڑھوں گا
تو اس صورت میں ایک رکعت بھی پڑھے گا تو
حانث ہو جائے گا۔

وھو مخیر فی الاخریین اس کی وضاحت کریں
اور اس کو اختیار ہے
دوسری دو رکعتوں میں اگر چاہے تو سورہ فاتحہ
پڑھے اور اگر چاہے تو چپ رہے اور اگر چاہے تو
تسبیح پڑھے۔ اور امام ابوحنیفہ سے بھی روایت

علم سے عشق ہو تو [illegible]

کی گئی ہے یہی حدیث حضرت علی، حضرت ابن
مسعود، اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم
اجمعین سے منقول ہے۔
= افضل یہ ہے کہ پڑھے۔ اس کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس پر مداومت کی ہے۔

3 والقراءۃ واجبۃ فی جمیع رکعات النفل وفی جمیع
رکعات الوتر = اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج نفل کی تمام رکعتوں اور وتر کی تمام رکعتوں
میں قرأت واجب ہے۔ یہاں سے تین دلیلیں دے کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ 3/4 الگ الگ شفعہ ہے
(۱) نفل کی قرأت تو اس لیے واجب ہے کہ نفل کی ہر دو
رکعت الگ الگ شفعہ ہے گویا کہ الگ الگ نماز ہے
اس وجہ سے تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہوا تو گویا کہ اس نے
الگ تحریمہ باندھی اس لیے پہلے شفعہ کی قرأت دوسرے
شفعہ کیلئے کافی نہیں ہے۔

(۲) اور اسی وجہ سے کہ اگر کسی نے چار رکعت کی تحریمہ
باندھی تو اس تحریمہ سے پہلی دو ہی رکعت لازم
ہوں گی اس لیے کہ پہلی دو رکعتوں کا شفعہ اور دوسری
دو رکعتوں کا شفعہ الگ ہو گیا اس کے لیے پہلی تحریمہ
سے تیسری اور چوتھی رکعت لازم نہیں ہوں گی۔

(۳) علماء نے فرمایا کہ چونکہ تیسری رکعت الگ شفعہ اور
گویا کہ الگ نماز ہے اس لیے تیسری رکعت کیلئے کھڑا
ہو تو ثناء سے شروع کریں۔

(۴) ومن شرع فی نافلۃ ثم افسدھا قضاھا۔ اس
عبارت کی وضاحت کریں؟ نیز اختلاف کریں؟

ج نفل شروع کرنے کے بعد توڑ دے
تو اس میں اختلاف ہے قضاء کے بارے میں

احناف کا موقف

آپ کے نزدیک اگر
کسی نے نفل کی نیت باندھی اور تحریمہ کے بعد اس
کو توڑ دیا تو دو رکعت کی قضاء لازم ہوگی۔

امام شافعی کا موقف

آپ فرماتے ہیں کہ
نفل پڑھنے والا تبرع اور احسان کرنے والا ہے اور
تبرع اور احسان کرنے والے پر کوئی چیز واجب نہیں
ہوتی اس لیے توڑنے کے بعد قضاء نہیں ہوگی۔

احناف کی دلیل

آپ فرماتے ہیں کہ نفل
اگرچہ تبرع ہیں۔ لیکن جتنا ادا کر دیا وہ قربت
واقع ہوئی اور قربت کو پورا کرنا ضروری ہے اس
لیے ادا کیے ہوئے کو باطل ہونے سے بچائے۔

5 وان صلی اربعا وقرأ فی الاولیین وقعد ثم
افسد الاخریین قضی رکعتین۔ اس عبارت کی
وضاحت نیز اختلاف درج کریں؟

2 چار رکعت نفل نماز کی نیت باندھی۔ پھر
دو رکعت میں قرأت کی پھر تشہد میں بیٹھا اور گویا کہ
کہ دو رکعت پوری کی پھر دوسری دو رکعت کو فاسد کر
دیا تو دوسری دو رکعت ہی قضاء کرے
اس لیے کہ پہلا شفعہ پورا ہو گیا اور تیسری رکعت کی
طرف کھڑا ہوا گویا کہ شروع سے تحریمہ باندھنا ہے اس
لیے تیسری چوتھی رکعت لازم ہوگی۔ یہ قضاء اس وجہ
سے کہ دوسرے شفعہ کو شروع کیا پھر اس کو فاسد کر دیا
اب قضاء ہے لیکن اگر ابھی شروع ہی نہیں کیا تو قضاء واجب

Scanned with CamScanner

نہیں ہے۔

امام مالک کا موقف

آپ فرماتے ہیں کہ
چاروں رکعتوں کی قضاء کرے گا۔

دلیل

آپ ان نفلوں کو قیاس کرتے ہیں نذر پر جیسے کسی نے نذر مانی چار رکعتوں کی تو اس نے تیسری رکعت فاسد کر دے یا پہلی فاسد کر دے تو قضاء چاروں رکعتوں کی قضا لازم ہو گی۔

طرفین کی دلیل

جس رکعت کو شروع کیا اس کی قضاء لازم ہو گی اور وہ رکعت بھی لازم ہو گی جس کے بغیر یہ رکعت درست نہ ہوتی ہو۔ اور شفع اول کا صحیح ہونا شفع ثانی پر معلق نہیں ہے بخلاف رکعت ثانی کے کہ پہلی رکعت کا صحیح ہونا دوسری رکعت پر موقوف ہے۔

اور بعض حضرات نے فرمایا کہ احتیاط کے طور پر چار ہی کی قضاء کرے اس لیے کہ چاروں رکعتیں ایک ہی نماز کے درجے میں ہیں۔

بقیہ اگلی شیٹ پر

b فان صلی اربعا ولم یقرأ فیھن شیئا اعاد رکعتین وھذا عند ابی حنیفة ومحمد وعند ابی یوسف یقضی اربعا
اس کی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے اختلاف درج کریں؟

ج صورت مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور کسی بھی رکعت میں اس نے قراءت نہیں کی تو طرفین کے یہاں اس پر دو رکعتوں کی قضاء واجب ہے اور امام ابو یوسف کے یہاں چار رکعات کی قضاء واجب ہے۔

دراصل یہ مسئلہ جو مختلف فیہ ہے وہ قراءت کے ائمہ کے اپنے اپنے اصولوں کے اختلاف کی وجہ سے ہے اور اجمالی طور پر اس مسئلے میں کل "آٹھ" صورتیں بنتی ہیں جن پر بعد میں ائمہ کے اصول دیکھیں گے۔

= وہ آٹھ صورتیں یہ ہیں =

(1) چاروں رکعتوں میں قراءت چھوڑ دی۔
(2) شفع ثانی میں قراءت چھوڑ دی۔
(3) شفع اول میں قراءت چھوڑ دی۔
(4) شفع ثانی کی کسی رکعت میں قراءت چھوڑ دی۔
(5) شفع اول کی کسی رکعت میں قراءت چھوڑی ہو۔
(6) شفع اول کی کسی ایک رکعت میں اور شفع ثانی کی کسی ایک رکعت میں قراءت چھوڑ دی۔
(7) شفع ثانی کی دونوں رکعتوں میں اور شفع اول کی کسی ایک رکعت میں قراءت چھوڑ دی۔
(8) شفع اول کی دونوں رکعتوں میں اور شفع ثانی کی کسی ایک رکعت میں قراءت چھوڑ دی ہو۔

یہ کل آٹھ مسئلے ہیں اب اصول

قرات کے ائمہ کے اصول میں سے صاحب
کتاب نے سب سے پہلے امام محمد علیہ رحمہ کی
اصل کو بیان کیا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ
امام محمد علیہ رحمہ کے یہاں پہلی دو رکعتوں میں یا ان
میں سے کسی ایک رکعت میں ترک قرات سے
تحریمہ باطل ہو جاتا ہے

کیونکہ تحریمہ ادائے افعال کے لیے باندھا
جاتا ہے اور ترک قرات سے بالاتفاق افعال
فاسد ہو جاتے ہیں اس لیے اس سے تحریمہ بھی باطل
ہو جائے گی

امام ابو یوسف علیہ رحمہ کا اصول یہ ہے کہ پہلے شفعہ
میں ترک قرات سے تحریمہ باطل نہیں ہوتا البتہ
ترک قرات سے ادا فاسد ہو جاتی ہے۔ تحریمہ اس
لیے باطل نہیں ہوتا کہ قرات ایک زائد رکن ہے
اور کیونکہ رکوع میں قرات کے بغیر بھی نماز
متحقق اور موجود ہوتی ہے۔ اس لیے ترک قرات
سے تحریمہ پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔
لیکن چونکہ ترک قرات سے ادا صحیح نہیں ہوتی
اس لیے ادا فاسد ہو جائے گی۔ اور ادا کا فساد ترک
ادا سے بڑھ کر نہیں ہے

امام اعظم علیہ رحمہ آپ کا اصول یہ ہے کہ پہلی
دو رکعتوں میں ترک قرات سے تو تحریمہ
باطل ہو جائے گا لیکن کسی ایک رکعت میں ترک قرات
سے تحریمہ باطل نہیں ہو گا۔
اس لیے کہ نفل کا ہر شفعہ علیحدہ نماز
ہے لہذا اسے قرات سے خالی کرنا نماز کو خالی کرنا ہوگا

Scanned with CamScanner

قراءت ائمہ کے اصول یہ ہیں

سب سے پہلے صاحب کتاب نے سب سے پہلے امام محمد علیہ رحمہ کے اصول کو بیان کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ امام محمد کے یہاں پہلی دو رکعتوں میں یا ان میں سے کسی ایک رکعت میں ترک قراءت سے تحریمہ باطل ہو جاتا ہے۔

کیونکہ یہ

بقیہ جواب

اور نماز کو قراءت سے خالی کرنے کی صورت میں تحریمہ باطل ہو جاتا ہے اور اس کی قضاء واجب ہوتی ہے لیکن ایک رکعت میں ترک قراءت سے نماز کا فاسد ہونا مختلف فیہ اور اگر ایک رکعت میں قراءت ترک کر دی گئی تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کی قضاء واجب ہوگی، لیکن اس ترک قراءت سے تحریمہ پر کوئی اثر نہیں ہوگا اور شفعہ ثانی کے حق میں تحریمہ باقی اور برقرار رہے گا۔

اب ان اصول کے بعد عبارت کا حاصل یہ ہے کہ جب مصلی نے کسی بھی رکعت میں قراءت نہیں کی تو طرفین کے یہاں اس کا تحریمہ ہی باطل ہو گیا اور شفعہ ثانیہ کا شروع کرنا ہی نہیں پایا گیا اس لیے اس پر صرف شفعہ اولیٰ ہی کی قضاء واجب ہوگی اور امام ابو یوسف علیہ رحمہ کے یہاں چونکہ ترک قراءت سے تحریمہ پر کوئی آنچ نہیں آئی اس لیے اس کا

تحریمہ باقی ہے اور شفعہ ثانی کو بھی صحیح ہے لہٰذا
مصلی اول اور ثانی دونوں شفعہ کو شروع کرنے والا ہے
مگر چونکہ اس نے کسی بھی رکعت میں قرأت نہیں
کی ہے اس لیے اس پر چاروں رکعات کی قضاء واجب
ہوگی۔

7 ولو قرأ في الأوليين لا غير فعليه قضاء الأخريين
بالاجماع۔ اس عبارت کی وضاحت کریں

2 اگر پہلی دو رکعتوں میں قرأت کی اور
دوسری دو رکعتوں میں قرأت نہیں کی تو اس پر
بالاجماع دوسری دو رکعتوں کی قضاء واجب ہے
اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی کے یہاں یعنی امام
کے نزدیک تحریمہ باطل نہیں ہوئی اسی وجہ سے
دوسرے شفعہ کو شروع کرنا صحیح ہوا پھر قرأت کے چھوڑنے
دوسرے شفع کا فساد شفع اول کے فساد کو واجب
نہیں کرتا اس لیے پہلا شفعہ صحیح ادا ہوا اور دوسرے
شفع کو قضاء کرنا پڑے گا۔

8 ولو قرأ في الأخريين لا غير فعليه قضاء الأوليين
بالاجماع اس عبارت کی وضاحت کریں؟

2 اگر دوسری دو رکعتوں میں قرأت کی اور
پہلی دو رکعتوں میں نہیں کی ہے تو اس پر بالاجماع
پہلی دو رکعتوں کی قضاء ہے
اس لیے کہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک
دوسرے شفعہ کو شروع کرنا صحیح نہیں ہے
اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگرچہ دوسرے
شفعے کو بناء کرنا صحیح ہے لیکن اس کو ادا بھی کر دیا۔

Scanned with CamScanner

9 ولو قرأ في الأوليين وإحدى الأخريين فعليه قضاء الأخريين بالإجماع۔ اس عبارت کی وضاحت کریں

ج اگر مصلی نے پہلی دو رکعتوں میں قرأت کی اور دوسری دو رکعتوں میں سے ایک میں قرأت کی تو اس کے اوپر بالاجماع دوسری دو رکعتوں کی قضاء ہے۔

10 ولو قرأ في الأخريين وإحدى الأوليين فعليه قضاء الأوليين بالإجماع اس عبارت کی وضاحت کریں

ج اگر دوسری دو رکعتوں میں قرأت کی اور پہلی دو رکعتوں میں سے ایک میں قرأت کی تو بالاجماع اس پر پہلی دو کی قضاء ہے۔

11 ولو قرأ في إحدى الأوليين وإحدى الأخريين على قول أبي يوسف قضاء الأربع وكذا عند أبي حنيفة اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے اختلاف درج کریں؟

ج امام ابو یوسف اور احناف کا موقف

اگر پہلی دو رکعتوں میں سے ایک میں قرأت کی اور دوسری دو رکعتوں میں سے ایک قرأت کی تو امام ابو یوسف اور احناف کے نزدیک چار رکعتیں قضاء کرے

اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی دو رکعتوں میں سے ایک میں قرأت کی اس لیے امام ابو حنیفہ کے ہاں تحریمہ باقی رہا اس لیے تیسری اور چوتھی رکعتوں کا بناء کرنا صحیح ہوا اور چاروں رکعتوں کی نیت صحیح ہوئی لیکن پہلے شفعہ کی ایک رکعت میں قرأت

قرأۃ نہیں کی ہے اس لیے اس کو دوبارہ ادا کرنا ہوگا اور دوسرے شفعہ کی ایک رکعت میں بھی قرأۃ نہیں کی ہے اس لیے اس کو بھی دوبارہ پڑھنا ہوگا اسی طرح چاروں رکعتوں کی قضاء ان کے ذمہ لازم ہوگی

یہ تو امام ابو یوسف کے نزدیک ہے

امام محمد کا موقف

امام محمد کے نزدیک پہلے شفعہ کی ایک رکعت میں قرأت چھوڑنے کی وجہ سے تحریمہ ہی باطل ہو گیا اس لیے دوسرے شفعہ کی بناء اس پر درست نہیں اس لیے صرف پہلی دو رکعتوں کی قضاء لازم ہوگی۔

12 ولو قرأ في احد الاولیین لا غیر قضی اربعا عندهما و عند محمد قضی رکعتین اس عبارت کی وضاحت کریں

ج: اگر پہلی دو میں سے ایک میں قرأت کی اور اس کے علاوہ میں قرأت نہیں کی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک چار رکعت قضاء کرے اور امام محمد کے نزدیک دو رکعت قضاء کرے

13 ولو قرأ في احدی الأخریین لا غیر قضی اربعا عند ابی یوسف و عندهما رکعتین اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج: اگر تیسری اور چوتھی میں سے ایک میں قرأت کی اس کے علاوہ میں قرأت نہیں کی تو امام ابو یوسف کے نزدیک چار رکعت قضاء کرے اور طرفین کے نزدیک دو رکعت قضاء کرے۔

جامع صغیر کی عبارت یہ ہے: لا یصلی بعد صلوٰۃ
مثلھا"۔ اس کی تقریر یہ کہ دو رکعت قرأت
کے ساتھ اور دو رکعت بغیر قرأت کے ادا کرے تو یہ
بیان ہو گیا کہ اس ~~تمام~~ نفل کی تمام رکعتوں
میں قرأت فرض ہے۔

16 ویصلی النافلۃ قاعدًا مع القدرۃ علی القیام۔ اس
عبارت کی وضاحت کریں؟

ج نفل نماز میں کھڑے ہونے کے باوجود بیٹھ کر پڑھ سکتا
ہے اس دلیل سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان
بیٹھنے والے کی نماز کا ثواب کھڑے ہونے والے سے
آدھا ہے۔
اور اس لیے بھی کہ نماز اچھا کام ہے اور کبھی
کبھی کھڑا ہونے میں مشقت ہوتی ہے تو بیٹھ کر پڑھنا
جائز ہے تو اس صورت میں آدھا ثواب ملے گا
اگر کھڑے ہونے کی شرط لگا دی جائے تو وہ اس خیر کے
کام سے محروم ہو جائے گا لہٰذا اس وجہ سے بیٹھ کر پڑھ
سکتا ہے۔
لیکن بیٹھنے کی حالت میں اختلاف ہے کہ
لیکن مختار یہ ہے کہ ایسے بیٹھے کہ جیسے تشہد میں بیٹھتا
ہے اس لیے کہ نماز کی حالت میں یہی مشروع ہے۔

17 وان افتتحہا قائما ثم قعد من غیر عذر جاز عند ابی
حنیفۃ اس عبارت میں جو اختلاف ہے وہ درج
کریں؟

ج کھڑے ہو کر نفل شروع کیے تو آخر بیٹھ
گیا اس میں اختلاف ہے۔

احناف کا موقف

آپ کے نزدیک اگر کوئی
کھڑے ہو کر نفل پڑھ رہا تھا تو پھر بغیر عذر کے بیٹھ
گیا تو آپ کے نزدیک جائز ہے

صاحبین کا موقف

آپ کے نزدیک کھڑے ہو کر
کر شروع کر رہا تھا پھر بغیر عذر بیٹھ گیا تو اس طرح نماز پڑھنا
کافی نہیں ہے

دلیل

صاحبین اس کو نذر پر قیاس کرتے ہیں
کہ فرماتے ہیں اگر کھڑے ہو کر نفل شروع کیے تو اس نے
اپنے اوپر کھڑے کا التزام کر لیا ہے گویا کہ یہ عملاً نذر ہو گی ہے
جس طرح کوئی کھڑے ہو کر پڑھنے کی نذر مانے تو
اس کے لیے بیٹھنا جائز نہیں ہے اسی طرح کھڑے ہو کر
شروع کی پھر بیٹھ گیا تو اس طرح نماز پڑھنا کافی نہیں ہے۔

احناف کی دلیل

آپ فرماتے ہیں کہ جس
حصے میں قیام کیا اس میں اس نے تو قیام کر لیا اور
جس حصے میں قیام نہیں کیا اس کے قیام کا التزام نہیں
کیا اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے بغیر قیام کے بھی
وہ حصہ جائز ہے کیونکہ نفل نماز بیٹھ کر بھی جائز ہے
اس لیے جتنا حصہ کھڑا ہو کر پڑھا وہ ٹھیک ہے اور
جتنے حصے میں بیٹھ گیا وہ بھی ٹھیک ہے۔

احناف صاحبین کا رد

آپ نے بیٹھنے کو نذر پر قیاس کیا
کیا ہے اگر اس نے واضح زبان کے ساتھ اقرار کیا تو پھر کھڑے
ہو کر پورا کرے گا اگر زبان سے اقرار نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے لیکن اس
صورت میں کھڑے ہونے کا زبان سے اقرار نہیں ہے لہذا بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

M ☐ T ☐ W ☐ T ☐ F ☐ S ☐ H/W ☐ - C/W ☐ Date: —/—/20—

16 ومن كان خارج المصر تنفل على دابته الى اى جهة توجهت یومی ایماء اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج جو شہر سے باہر ہو وہ نفل پڑھ سکتا ہے سواری پر جس جانب بھی متوجہ ہو اشارہ کرکے اس وجہ سے کہ" حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی حدیث کی وجہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یعفور پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ یعفور (گدھا) خیبر کی طرف جا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اشارے سے نماز پڑھ رہے تھے۔ شہر سے باہر پڑھ سکتا ہے سواری پر اندر نہیں

یاد رہے کہ نوافل کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں ہے کسی وقت بھی پڑھ سکتا ہے اگر نفل پڑھنے کیلئے شرط لگائیں کہ سواری سے نیچے اترے اور قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر ہی نفل پڑھے تو اس صورت میں پہلے مزید نماز نہیں پڑھ سکے گا پھر اتر کر پڑھے گا تو قافلے سے دور ہو جائے گا اسی وجہ سے نہ وقت کی شرط اور نہ استقبال قبلہ کی شرط لگائی ہے

17 اما الفرض مختصة بوقت

ج بہرحال فرض وقت کے ساتھ خاص ہیں اور یاد رہے کہ سنن رواتب نوافل کے درجے میں ہیں لہذا فرض نماز کیلئے اترے گا سواری سے اور نوافل کیلئے نہیں اترے گا

نوٹ

احناف کے نزدیک فجر کی سنتیں پڑھنے کیلئے سواری سے اترے گا۔ اس لیے کہ اس عمل کی تاکید زیادہ ہے

Scanned with CamScanner

18 فان افتتح التطوع راکباً ثم نزل بنی وان صلی رکعۃ نازلاً ثم رکب استقبل۔ اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے اختلافات درج کریں

2 اگر کسی بندے نے سوار ہو کر نفل شروع کیے اور پھر نیچے اتر کر پڑھنا چاہتا ہے تو بناء کرے اور اگر ایک رکعت نیچے پڑھ لی ہے اور بقیہ اوپر پڑھنا چاہتا ہے تو بناء نہیں کرے گا بلکہ شروع سے ہی پڑھے گا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ سوار ہونے والے کا تحریمہ رکوع اور سجدہ کو جائز کرنے والا منعقد ہوا ہے اترنے پر قدرت ہونے کی وجہ سے لہذا اتر کر سواری سے رکوع سجود والی نماز پڑھے تو بھی صحیح ہے

زمین پر تحریمہ باندھ کر سواری پر پڑھنا چاہتا تو بناء نہیں کر سکتا شروع سے پڑھے گا کیونکہ وہ تحریمہ پورا رکوع سجدہ ادا کرنے کیلئے منعقد ہوا ہے تو بغیر عذر کے اس کو اب چھوڑ نہیں سکتا لہذا سواری پر سوار ہو کر اس پر بناء نہیں کر سکتا

احناف کا موقف یہ تھا کہ سواری پر تحریمہ باندھا اب نیچے اتر کر پڑھنا چاہتا ہے تو بناء کر سکتا ہے

لیکن امام ابو یوسف کا موقف یہ ہے کہ سواری پر تحریمہ باندھا اور اب نیچے اتر کر پڑھنا چاہتا ہے تو بناء نہیں کرے گا بلکہ شروع سے ہی پڑھے گا۔

اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر ایک رکعت پڑھ کر نیچے اتر کر پڑھنا چاہتا ہے تو بناء نہیں کر سکتا۔

صاحب ہدایہ آپ فرماتے ہیں کہ سواری پر نفل پڑھنے والا نیچے اتر کر بناء کر سکتا ہے لیکن نیچے پڑھنے والا سواری پر بناء نہیں کر سکتا۔

Scanned with CamScanner

فصل فی قیام رمضان

یستحب ان یجتمع الناس فی شہر رمضان بعد العشاء 1
فیصلی بہم امامہم خمس ترویحات کل ترویحۃ
بتسلیمتین۔ اس عبارت کی وضاحت کریں؟

مستحب یہ ہے کہ لوگ رمضان کے مہینہ میں ج
عشاء کے بعد جمع ہوں اور امام ان کو پانچ ترویحہ
پڑھائے

پانچ ترویحہ سے مراد امام بیس رکعات تراویح
پڑھائے اس لیے کہ ایک ترویحہ میں دو سلام ہوں گے
تو ہر سلام دو رکعتوں پر مشتمل ہوگا، تو دو سلام چار
رکعتوں پر مشتمل ہوگا اسی طرح ہر ترویحہ چار رکعتوں پر
مشتمل ہوا اور پانچ ترویحہ بیس رکعتیں ہو گئیں۔
یاد رہے کہ "تراویح" سنت مؤکدہ ہے اور
یہی احناف کا موقف خلفاء راشدین نے اس پر مداومت
ہمیشگی اختیار کی ہے

تراویح کی جماعت سنت ہے یا فرض ہے واجب س
تراویح کی جماعت سنت ہے لیکن سنت کفایہ ج
ہے اور سنت کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کچھ
لوگ ادا کریں تو باقی لوگوں سے حکم ساقط ہو جائے گا
اگر اہل محلہ میں سے کسی نے ادا نہیں کی سب گنہگار
ہوں گے اگر بعض لوگوں نے ادا کی تو ادا کرنے والے
کو ثواب ملے گا تارک جماعت کو فضیلت نہیں ملے گی

Scanned with CamScanner

M☐T☐W☐T☐F☐S☐ H/W☐-C/W☐ Date: __/__/20__

والمستحب فی الجلوس بین الترویحتین مقدار الترویحۃ
اس کی وضاحت کریں

تراویح کی نماز میں ہر دو ترویحے کے درمیان یعنی ہر چار رکعت پر ایک ترویحے کی مقدار بیٹھنا مستحب ہے۔ اسی طرح پانچویں ترویحے اور وتر کے مابین بھی یعنی تراویح کی بیس رکعات مکمل کرنے کے بعد وتر پڑھنے سے پہلے ایک ترویحے کی مقدار بیٹھنا مستحب ہے۔ یہی اہل حرمین کا عمل ہے۔

تراویح کا وقت کیا ہے؟

عامۃ المشائخ کا قول یہ ہے تراویح کا وقت عشاء کے بعد اور وتر سے پہلے ہے۔

اور اصح قول یہ ہے کہ تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے آخر لیل تک ہے اور وتر سے پہلے اور بعد میں بھی ہے کیونکہ تراویح نوافل ہیں اور عشاء کے بعد مسنون ہیں لہٰذا عشاء کے بعد آخر لیل تک جب چاہے پڑھ سکتے ہیں۔

ولا یصلی الوتر بجماعۃ فی غیر شھر رمضان اس عبارت کی وضاحت کریں

ماہ رمضان کے علاوہ میں جماعت کے ساتھ وتر نہ پڑھیں جائیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف ماہ رمضان میں باجماعت وتر پڑھائے تھے

الـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

M☐T☐W☐T☐F☐S☐ H/W☐-C/W☐ Date: —/—/20—

باب ادراک الفریضۃ

1 ومن صلی رکعۃ من الظہر ثم اقیمت یصلی اخری ۔ اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج کسی بندے نے ظہر کے فرضوں کی ایک رکعت پڑھ لی تھی پھر ظہر کی جماعت کیلئے اقامت شروع ہو گئی تو مصلی ادا کی ہوئی نماز کو باطل ہونے سے بچانے کیلئے دوسری رکعت بھی پڑھ لے پھر جماعت کی فضیلت حاصل کرنے کیلئے لوگوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جائے لیکن مصلی نے پہلی رکعت کا سجدہ نہیں کیا تھا تو اسے توڑ دے اور امام کے ساتھ نماز شروع کر دے یہی صحیح ہے۔ کیونکہ وہ توڑنے کی جگہ میں ہے اور یہ اکمال کیلئے ہے

یاد رہے کہ اگر مصلی نفل نماز پڑھ رہا تھا تو ادھر سے جماعت کھڑی ہو گئی تو وہ نفلوں کو توڑے گا نہیں بلکہ مکمل کرے گا کیونکہ یہاں نفل کو توڑنا اکمال کیلئے نہیں ہے

2 فان کان قد صلی ثلاثا من الظہر یتمہا ۔ اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج اگر نمازی ظہر کے فرضوں کی تین رکعات پڑھ چکا ہے تو ادھر سے جماعت کھڑی ہو گئی تو وہ اپنی نماز توڑے گا نہیں بلکہ پوری کرے گا یعنی چار رکعات مکمل کرے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر کا حکم کل کا حکم ہے

اگر اس نے ابھی تک تیسری رکعت کا سجدہ نہیں کیا تو اس کو توڑ کر جماعت میں شریک میں شریک ہو جائے کیونکہ وہ توڑنے کے محل میں ہے

اب اس کے توڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر چاہے تو
پورے کر قعدہ کر کے سلام پھیرے اور اگر چاہے تو کھڑے ہو کر
تکبیر کہے اور امام کی نماز میں داخل ہونے کی نیت کرے
یاد رہے کہ اگر اس نے نماز پڑھ لی تو اب
جماعت کھڑی ہو گی تو وہ جماعت کے ساتھ شریک
ہو جائے لیکن یہ اس کے نفل ہوں گے کیونکہ ایک
وقت میں فرض مکرر نہیں ہوتا۔

د فان صلی من الفجر رکعۃ ثم اقیمت یقطع و یدخل
معھم " اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج اگر کوئی شخص فجر کی ایک رکعت پڑھ چکا تھا
تو ادھر سے جماعت کھڑی ہو گئی تو مصلی نماز کو توڑ
دے اور لوگوں کے ساتھ (جماعت میں) داخل ہو
جائے اس لیے کہ اگر وہ شخص اس کے ساتھ دوسری
رکعت ملائے گا تو اس کی جماعت فوت ہو جائے گی
لیکن وہ فجر کی ایک رکعت پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور
ادھر سے جماعت کھڑی ہو گئی تو اس کیلئے حکم یہ ہے کہ
اگر اس نے دوسری رکعت کا سجدہ نہیں کیا تو پھر بھی توڑ کر
جماعت کے ساتھ شریک ہو جائے لیکن وہ دوسری
رکعت کا اگر سجدہ کر چکا ہے تو نماز مکمل کرے اور جماعت
کے ساتھ شریک نہ ہو کیونکہ فجر کے بعد نفل پڑھنا مکروہ
ہے

یاد رہے کہ جس طرح فجر کے بعد نفل پڑھنا مکروہ
ہے اسی طرح ہی مغرب کے بعد بھی نفل پڑھنا مکروہ ہے

Scanned with CamScanner

ومن دخل مسجدا قد أذن فيه يكره له ان يخرج حتى يصلي ۔ اس عبارت کی وضاحت کریں ؟ 4

ج جو شخص کسی ایسی مسجد میں داخل ہو جس میں اذان ہو چکی ہو تو نماز پڑھے بغیر اس کیلئے مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اذان کے بعد مسجد سے یا تو منافق نکلتا ہے یا وہ شخص نکلتا ہے جو کسی ضرورت سے نکل کر واپسی کا ارادہ رکھتا ہو۔

اگر جو شخص کسی مسجد کا متولی اور امور جماعت کا منتظم ہو یا امام یا مؤذن ہو تو اس کیلئے بھی دوسری مسجد چھوڑ کر اپنی مسجد کیلئے نکلنا صحیح ہے۔ اس لیے کہ اگر وہ صورتاً تارک ہے لیکن معنًا تکمیل ہے۔

وان کان قد صلی وکانت الظہر والعشاء فلا بأس بأن یخرج۔ اس عبارت کی وضاحت کریں؟ 5

ج اگر کوئی شخص پہلے ظہر یا عشاء کی نماز پڑھ لے اور پھر وہ کسی مسجد میں داخل ہوا تو بھی اذان ہونے کے بعد اس کیلئے اس مسجد سے نکلنا درست ہے اور صحیح ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن اگر وہ مسجد میں ہی ہے اور ادھر سے جماعت کھڑی ہو گئی تو اب اس کیلئے مسجد سے نکلنا جائز نہیں بلکہ وہ جماعت کے ساتھ بہ نیت نفل شریک ہو جائے۔

یاد رہے کہ اگر عصر یا مغرب یا فجر کی نماز ہو تو وہ شخص باہر نکل جائے اگرچہ مؤذن تکبیر کہنے لگے کیونکہ ان نمازوں کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے

Scanned with CamScanner

M☐T☐W☐T☐F☐S☐ H/W☐-C/W☐ Date: —/—/20—

6) ومن انتهى إلى الامام في صلاة الفجر وهو لم يصل ركعتي الفجر إن خشي أن تفوته ركعة ويدرك الأخرى يصلي ركعتي الفجر عند باب المسجد ثم يدخل۔ اس عبارت کی وضاحت کریں؟

7) کوئی شخص بوقت فجر اس حال میں مسجد پہنچا کہ امام مسجد میں فجر کی نماز پڑھا رہا تھا تو اس ~~کیلئے حکم یہ ہے کہ~~ نے ابھی تک فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھی تو اگر یہ فجر کی سنتیں پڑھے گا تو جماعت کی ایک رکعت نکل جائے گی تو اس کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ فجر کی سنتیں پڑھے اگر یہ خدشہ ہو کہ جماعت نکل جائے گی تو پھر وہ جماعت میں شریک ہو جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت کا ثواب زیادہ ہے اور ترک جماعت کی وعید ستعدد ہے

فجر کی طرح ظہر کی جماعت ہو رہی ہو تو ظہر کی سنتیں میں اختلاف ہے

امام ابو یوسف اور صاحبین کا

امام ابو یوسف کا موقف

آپ یہ فرماتے ہیں کہ پہلی ظہر کی چار سنتیں چھوڑ گئی ہیں ان کو جماعت کے بعد دو رکعت ادا کرنے کے بعد ادا کرے

دلیل

آپ فرماتے ہیں کہ جیسے چاروں رکعات اپنے مقام یعنی قبل الفرض سے مؤخر ہو گئیں تو اب مؤخر ہی رہیں گی ان کی وجہ سے بعد والی دو مؤخر نہیں ہوں گی ورنہ قبل اور بعد دونوں کی تاخیر لازم آئے گی جو کہ درست نہیں

صاحبین کا موقف 68 صفحہ پر ہے

Scanned with CamScanner

صاحبین کا مؤقف

آپ فرماتے ہیں کہ ان چاروں رکعات کو بعد والی دو رکعات سے پہلے ادا کرے۔

دلیل

آپ فرماتے ہیں کہ ایک تو وہ پہلے ہی وہ چاروں رکعات مؤخر ہو چکی ہیں اس لیے بعد والی دونوں رکعتوں سے انہیں مؤخر نہیں کریں گے

راجح قول

امام ابو یوسف کا ہے اس لیے کہ اس کی تصدیق میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مبارکہ ہے۔

س واذا فاتتہ رکعتا الفجر لا یقضیھما قبل طلوع الشمس اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے اختلاف درج کریں؟

ج اگر کسی کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائے تو اس میں حضرات شیخین (احناف اور ابو یوسف) اور امام محمد علیہ رحمہ کا اختلاف ہے

حضرات شیخین کا مؤقف

آپ فرماتے ہیں کہ فجر کی سنتوں کو سورج کے بلند ہونے کے بعد بھی نہ پڑھے

امام محمد کا مؤقف

آپ فرماتے ہیں کہ زوال سے پہلے تک ان کی قضا کر لے۔

Scanned with CamScanner

حضرات شیخین کی دلیل

آپ فرماتے
ہیں کہ فجر کی سنتیں اگر رہ جائے تو ان کی نہ
طلوع شمس سے پہلے قضاء کی جائے اور نہ طلوع
شمس کے بعد قضاء کی جائے کیونکہ سنتوں میں تو
اصل یہ ہے کہ ان کی قضاء ہی نہ کی جائے کیونکہ
قضاء واجب کے ساتھ خاص ہے اس لیے کہ قضاء
نام ہے یعنی جو چیز کسی حکم سے ثابت ہے اور واجب ہے
اس کے بعد ادا کرنے کا نام قضا ہے اور سنتیں چونکہ
واجب نہیں ہیں لہٰذا ان کی قضاء کا بھی کوئی
مطلب نہیں ہے

امام محمد علیہ رحمہ کی دلیل

آپ کے نزدیک زوال
سے پہلے قضاء اس وجہ سے کی جائے گی کہ طلوع شمس
سے پہلے اور فجر کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے مکروہ
اس وجہ سے ہے کہ طلوع شمس سے پہلے قضاء ہونے
کے بعد وہ محض نفل ہو جائے گے اور فجر کے بعد نفل
مکروہ ہیں طلوع شمس کے بعد قضاء کرنے کی
دلیل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ التعریس
میں سنت فجر کی قضاء کرنا ثابت ہے لہٰذا
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے قضاء ثابت ہے تو ہم بھی قضاء
کے قائل ہیں۔

امام محمد کو جواب (رد)

امام محمد علیہ رحمہ نے
حدیث لیلۃ التعریس والی حدیث پیش کی ہے تو اس
کا جواب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

موقع پر سنت کو فرض سے پہلے ادا کرنے کا جو طریقہ بتایا گیا ہے اسی کی قضاء فرمائی
تھی کیونکہ اصل تو یہ تھا کہ آپ کی فرض یعنی نماز
فجر فوت ہوگئی تھی لہذا اگر سنت فجر کو فرض کے ساتھ
تابع کر کے قضا کیا جائے تو اس کی گنجائش ہے لیکن
تنہا سنت کو قضاء کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ
سنت میں عدم قضاء اصل ہے

یاد رہے کہ

"طلوع شمس کے بعد جو
علماء نے فجر کی سنتیں قضاء کرنے کی تاکید کی ہے
اس کی وجہ یہ ہے کہ فجر کی سنتوں کی تاکید
احادیث مبارکہ میں بہت زیادہ ہے
اور فجر کی سنتوں کے علاوہ دیگر سنتوں کا مسئلہ تو
وقت کے بعد تنہا ان کی قضاء نہیں کی جائے گی۔

ومن أدرک من الظهر رکعة ولم یدرک الثلاث
فانه لم یصل الظهر بجماعة وقال محمد ... الخ اس
عبارت کی وضاحت کریں

اگر کسی بندے نے ظہر کی جماعت سے
ایک رکعت حاصل کر لی یعنی ایک رکعت پائی
اور تین رکعتیں نہیں پا سکا تو اس نے ظہر کو با جماعت
نہیں پڑھا

امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اس نے جماعت
کی فضیلت کو حاصل کر لیا اس لیے کہ جس نے آخری
کو پا لیا اس نے اس کے پہلے کو پالیا لہذا یہ شخص جماعت
کا ثواب حاصل کرنے والا ہو گیا لیکن اس نے حقیقتاً
ظہر کو با جماعت نہیں پڑھا

Scanned with CamScanner

(ومن أتى مسجدا قد صلى فيه فلا بأس بأن
يتطوع قبل المكتوبة ما بدا له ما دام في الوقت) 9
اس عبارت کی وضاحت کریں؟

اگر کوئی مسجد میں اس وقت آیا کہ مسجد 2
کے اندر نماز پڑھی جا چکی ہے تو اگر وہ فرض سے پہلے
مسجد کے اندر نفل نماز پڑھنا چاہتا ہے تو کوئی
حرج کی بات نہیں ہے لیکن اس وقت ہے جب
وقت کے اندر گنجائش ہو اور وقت میں تنگی ہو
تو نوافل کو چھوڑ دے اور فرض نماز پڑھ لے۔
یاد رکھو اگر وقت تنگ ہو تو نفل چھوڑ دو
لیکن اگر وقت کم میں تھوڑی بہت گنجائش
ہو تو فجر اور ظہر کی سنت پڑھ لے کیونکہ اور سنتوں
کے مقابلے میں فجر اور ظہر کی سنتوں کی اہمیت
زیادہ ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ چاہے گھوڑا
روند دے پھر بھی فجر کی سنت کو نہ چھوڑو اس
کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اہمیت زیادہ ہے۔
اور ظہر کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے کہ جس نے ظہر کی سنت نہیں پڑھی (کا خلاصہ)
اس کو میری شفاعت نہیں ملے گی
اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو حدیث شفاعت
کے بارے میں ہے وہ تمام سنتوں کے بارے میں ہے
اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ
فرض کی ادائیگی کے وقت اس پر ہمیشگی کی ہے
اور بغیر ہمیشگی کے سنت ہو سکتی۔
اور یہ بھی ہے کہ تمام ۱۲ شوال میں سنتوں کو نہ چھوڑے
اس لیے کہ وہ فرائض کو مکمل کرنے والی ہیں مگر جب
کہ وقت کے فوت ہونے کا خوف ہو۔

Scanned with CamScanner

ومن انتهى الى الامام في ركوعه فكبر ووقف حتى
رفع الامام رأسه لا يصير مدركا لتلك الركعة اس
عبارت کی وضاحت کریں نیز اختلاف درج
احناف کے نزدیک یہ کہ کوئی آدمی
امام کے پیچھے صف میں اس وقت پہنچا جس
وقت امام رکوع میں تھا اس آدمی نے تکبیر کہی اور
ابھی کھڑا ہی تھا کہ رکوع میں شامل نہیں ہوا تھا کہ
امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا تو اس آدمی نے اس
رکعت کو نہیں پایا، اس رکعت کو دوبارہ پڑھنا ہوگا

امام زفر کا موقف

آپ فرماتے ہیں کہ رکوع بمنزلہ
قیام ہے تو مقتدی بھی قیام میں ہے اور امام بھی رکوع
یعنی قیام میں ہے تو گویا کہ قیام میں دونوں کی شرکت
ہو گئی۔ اور ایک رکن میں شرکت ہو گئی تو اس رکعت
کو پا لیا۔

احناف کا موقف

ہماری دلیل یہ ہے کہ رکعت
پانے کیلئے افعال نماز میں شرکت شرط ہے یا قیام
میں شرکت ہو یا رکوع میں شرکت ہو اور یہ آدمی نہ
قیام میں شرکت کر پایا اور نہ امام کے ساتھ رکوع میں
شریک ہو سکا اس لیے وہ رکعت نہیں اس کو
دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

ولو ركع المقتدي قبل امامه فادركه الامام فيه جاز
اس عبارت کی وضاحت کریں اختلاف درج کریں
اگر مقتدی امام سے پہلے رکوع میں گیا پھر امام
نے اس کو رکوع میں پایا تو مقتدی کا رکوع ہو گیا

امام زفر کا موقف

آپ فرماتے ہیں کہ مقتدی نے امام سے پہلے رکوع کیا اور پھر بعد میں امام بھی اس رکوع میں شریک ہو گیا پھر بھی مقتدی کا وہ رکوع نہیں ہوا۔

احناف کی دلیل

ہماری دلیل یہ ہے کہ ہمیں ایک جزء میں شرکت شرط ہے تو لہذا امام کے رکوع میں شریک ہونے کی وجہ سے شرکت ہو گئی لہذا مقتدی کا رکوع ہو گیا۔

اما

باب قضاء الفوائت

1 من فاتته صلوة قضاها اذا ذكرها وقدمها على فرض الوقت۔ اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے اختلاف درج کریں؟

ج جس کی نماز فوت ہو گئی اس کو قضاء کرے جب یاد آئے۔ اور قضاء نماز کو وقتیہ فرض نماز پر مقدم کرے۔

اصل میں احناف کے نزدیک وقتیہ نمازوں اور فوت شدہ نمازوں کے درمیان ترتیب واجب ہے

امام شافعی کا موقف

آپ کے نزدیک وقتیہ نمازوں اور فوت شدہ نمازوں کے درمیان ترتیب مستحب ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر فرض خود اصل ہے اس لیے دوسرے کے لیے شرط نہیں

M☐T☐W☐T☐F☐S☐ H/W☐-C/W☐ Date: / /20

~~امام زفر کا موقف~~

امام زفر فرماتے ہیں کہ مقتدی نے امام سے پہلے رکوع کیا اور پھر بعد میں امام بھی اس رکوع میں شریک ہو گیا پھر بھی مقتدی کا وہ رکوع نہیں ہوا

~~احناف کی دلیل~~

یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ فوت شدہ اور وقتی نماز دونوں اصل میں ابتداء وقتیہ نماز صحیح ہونے کیلئے فوت شدہ نماز ادا کرلینے کی شرط ہو یہ مقتدا جگی صحیح نہیں ہے

احناف کی دلیل

ہماری دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی جو نماز سے سو گیا یا بھول گیا اور اس کو یاد نہیں آیا مگر یہ کہ وہ امام کے ساتھ ہو تو وہ نماز پڑھے جس میں وہ ہے پھر وہ نماز پڑھے جو یاد آگئی پھر وہ نماز لوٹائے -

اس حدیث سے ترتیب کے واجب ہونے کا اشارہ ملتا ہے

سوال: ولو خاف فوت الوقت یقدم الوقتیۃ ثم یقضیھا
اس عبارت سے کی وضاحت کریں؟

جواب: اس عبارت سے ان تین شرطوں کی طرف اشارہ ہے جن سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے -

1 وقت اتنا تنگ ہو کہ اگر فوت شدہ نماز ادا کریں تو وقتی نماز کا وقت نہیں رہے گا اور وہ قضاء ہو جائے گی -

2 آدمی بھول گیا کہ اس کی نماز قضاء ہے اور

اور وقتیہ نماز پڑھ لی تو نماز تو ہو جائے گی لیکن
ترتیب ساقط ہو جائے گی۔

2 اگر فوت شدہ نمازیں کثیر ہو جائیں مثلاً
پانچ سے زیادہ نمازیں قضاء ہو جائیں تو ترتیب ساقط
ہو جائے گی۔

3 ولو قدم الفائتة جاز ۔ اس عبارت کی
وضاحت کریں؟

ج اس عبارت سے یہ مسئلہ بیان کر رہے
ہیں اگر وقت تنگ ہو تو پہلے وقتیہ نماز پڑھے
پھر بعد میں فوت شدہ پڑھے لیکن کہ وقت
تنگ تھا اور نمازی نے پہلے فوت شدہ ہی نماز
پڑھی تو جائز ہے

لیکن جو تنگ وقت میں فوت شدہ نماز
پڑھنے سے روکا گیا ہے۔ اس وجہ سے کہ غیر کا حق
ضائع ہو جائے گا یعنی جو وقتیہ نماز اصل ہے وہ بھی
فوت ہو جائے گی اس وجہ سے روکا گیا ہے۔

اگر وقت میں اتنی گنجائش ہو کہ فوت شدہ
نماز پڑھ سکے پھر بھی یاد ہوتے ہوئے فوت شدہ نماز
نہیں پڑھی اور وقتیہ نماز پڑھ لی تو یہ وقتیہ نماز ہو
گی ہی نہیں فوت شدہ نماز پڑھنے کے بعد وقتیہ
دوبارہ پڑھنی ہوگی

4 ولو فاتته صلوات رتبها في القضاء كما وجبت
في الأصل اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج اگر بہت ساری نمازیں فوت ہو جائیں تو
ان فوت شدہ کی قضاء کرتے ہوئے ان کے درمیان ترتیب
ضروری ہے جس طرح اصل میں ترتیب واجب ہے

اس کی وجہ یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن چار نمازوں میں مشغول ہو گئے تو انکو ترتیب وار قضاء فرمائی۔ پھر فرمایا کہ ایسے ہی نماز پڑھو جیسے تم لوگ مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

اگر فوت شدہ نمازیں چھ سے زیادہ ہو جائے تو ترتیب ساقط ہو جائے گی

کثیر نمازیں فوت شدہ ہوں اس کثیر سے مراد یہ ہے کہ فوت شدہ نمازیں چھ ہو جائیں۔ جب چھ ہو جائیں تو ترتیب ساقط ہو گئی تو اب یہ فوت شدہ نماز کے یاد ہوتے ہوئے وقتیہ نماز پڑھ لے تو ہو جائے گی

ک) ولو اجتمعت الفوائت القدیمۃ والحدیثۃ قیل یجوز الوقتیۃ مع تذکر الحدیثۃ لکثرۃ الفوائت
اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج) اگر پرانی فوت شدہ نمازیں اور نئی فوت شدہ نمازیں جمع ہو جائے تو وقتیہ نئی نمازوں کے یاد ہوتے ہوئے وقتیہ نماز پڑھنا جائز ہے

ک) ولو قضی بعض الفوائت حتی قل ما بقی عاد الترتیب عند البعض اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے اختلاف درج کریں

ج) اگر کسی پر فوت شدہ نمازیں چھ سے زائد تھی لیکن اس نے کچھ نمازوں کی قضاء کر لی تو بقیہ فوت شدہ نمازیں چھ سے کم رہ گئی تو بعض کے نزدیک ترتیب لوٹ آئے گی۔ ظاہر روایت یہی ہے

اور امام محمد کا بھی یہی موقف ہے

Scanned with CamScanner

کہ جب فوت شدہ نمازیں چھ سے کم رہ جائیں
تو وہ صاحب ترتیب ہو جائے گا اگر وہ فوت
شدہ نمازیں باقی رہ گئی ہیں تو ان سے پہلے اگر
وقتیہ ادا کرے گا تو وہ فاسد ہو جائے گی اور اگر
بعد میں بھی ادا کرے گا تو فاسد ہو جائے گی۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ صاحب ترتیب
ہو چکا ہے

ومن صلی العصر وھو ذاکر انہ لم یصل الظہر فھی
فاسدۃ الا اذا کان فی آخر الوقت اس عبارت
سے کیا مراد ہے

ج کسی نے عصر کی نماز پڑھی اور اس کو یاد ہے
کہ اس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی اور وقت میں
گنجائش بھی اس لیے فوت شدہ نماز کو یاد کرتے
ہوئے وقتیہ پڑھے گا تو وہ فاسد ہو جائے گی اس
کی وجہ یہ ہے ترتیب کو چھوڑنے کی وجہ سے
نماز باطل ہوئی ہے

واذا فسدت الفریضۃ لا یبطل اصل الصلوۃ عند
ابی حنیفۃ وابی یوسف اس عبارت
میں موجود اختلاف درج کریں

ج صاحب ترتیب نے اگر فوت شدہ نماز
یاد کرتے ہوئے وقتیہ نماز پڑھی اور وہ فاسد ہو گئی
تو وہ نماز حضرات شیخین کے نزدیک بالکل باطل
نہیں ہوگی بلکہ نفل کے درجے میں رہے گی۔

امام محمد کا موقف

آپ کا موقف یہ ہے کہ
جس کام کیلئے تحریمہ باندھا تو وہ کام ہی فاسد

ہو گیا تو اس کی وجہ سے تحریمہ باطل ہو جائے گا
اس لیے صاحب ترتیب کی نماز فاسد ہوئی تو
اب وہ نفل بھی باقی نہیں رہے گی۔

شیخین کی دلیل

آپ فرماتے ہیں کہ تحریمہ
اصل نماز کیلئے منعقد ہوا ہے فرضیت کی صفت کے
ساتھ نہیں صفت کے باطل ہونے سے کوئی ضروری
نہیں ہے کہ اصل نماز بھی باطل ہو جائے۔
ولو صلی الفجر وھو ذاکر انہ لم یوتر فھی فاسدۃ الخ
عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے اختلاف درج کریں
کوئی آدمی صاحب ترتیب تھا اس پر وتر
کی قضاء تھی اس کو یاد کرتے ہوئے فجر کی نماز پڑھی
تو احناف کے نزدیک فجر فاسد ہو جائے گی۔
یاد رہے یہ اختلاف اس صورت میں
ہے کہ وتر احناف کے نزدیک واجب ہے اور
صاحبین کے نزدیک سنت ہے اور فرض اور
سنت کے درمیان ترتیب نہیں ہے۔
اسی اصول پر ایک مسئلہ ہے کہ اگر کسی نے
عشاء کی نماز پڑھی بغیر وضو کیا اور سنت اور وتر
پڑھے لیکن پھر اس کے بعد اس کو معلوم ہوا
کہ عشاء کے فرض بغیر وضو کے پڑھے ہیں تو
احناف کے نزدیک فرض اور سنت لوٹائے گا وتر
نہیں لوٹائے گا اس لیے کہ وہ احناف کے نزدیک
الگ فرض ہیں اور صاحبین کے نزدیک وتر بھی
لوٹائے گا اس لیے کہ وہ عشاء کے تابع ہیں۔

[illegible]

باب سجود السہو

1 "سجد للسہو فی الزیادۃ والنقصان سجدتین بعد السلام ثم یتشہد ثم یسلم" اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے اختلاف درج کریں؟

2 اس عبارت میں احناف کے نزدیک سجدہ سہو کرنے کا طریقہ اور وجہ بتا رہے ہیں کہ سجدہ سہو کیوں کیا جاتا ہے:

احناف کا موقف

آپ کے نزدیک سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب نماز کے اندر کمی یا زیادتی ہو جائے تو نمازی سجدہ سہو کرے اس کا طریقہ یہ ہے نمازی دائیں طرف سلام پھیرے اور اس کے بعد دو سجدے کرے پھر تشہد پڑھ کے پھر سلام پھیرے

امام شافعی کا موقف

آپ کا موقف یہ ہے کہ سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے۔

دلیل

آپ کی دلیل حضور صلی اللہ کی حدیث مبارکہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام سے پہلے سجدہ سہو فرمایا

احناف کی دلیل

ہماری دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ہر سہو کیلئے دو سجدے ہیں سلام کے بعد۔ روایت کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سہو کے دو سجدے سلام کے بعد فرمائے۔

بقیہ اگلی شیٹ پر

Scanned with CamScanner

Date: __/__/20__
M☐ T☐ W☐ T☐ F☐ S☐ H/W☐-C/W☐

اب یہ امام شافعی نے فعلی حدیث پیش کی ہے اور احناف نے دو حدیثیں پیش کی ہیں۔ 1. ایک فعلی حدیث اور دوسری قولی حدیث لیکن امام شافعی کی فعلی حدیث اور احناف کی فعلی حدیث میں تعارض آ گیا تو دونوں حدیثیں چھوڑ دیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی حدیث کہ سلام کے بعد دو سجدے کرو جو احناف نے پیش کی ہے اس پر عمل کریں گے۔

اور احناف عقلی دلیل بھی دیتے ہیں کہ فرماتے ہیں " سجدہ سہو ان اعمال میں سے ہے جو مکرر نہیں ہے اس لیے سجدہ سہو سلام کے بعد کریں۔ تاکہ اگر سلام سے سہو ہو جائے تو سجدہ سہو سے اس کو پورا کرے۔

یہ اختلاف اولویت میں ہے کہ سلام سے پہلے سجدہ کرے یا بعد میں لیکن احناف کے نزدیک اولیٰ یہ ہے کہ سلام کے بعد سجدہ سہو کرے۔

اور صحیح قول کے مطابق سلام ایک طرف پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور اس کے بعد تشہد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور امت کیلئے دعا مانگے۔

س قال ویلزمہ السہو اذا زاد فی صلاتہ فعلا من جنسہا لیس منہا اس عبارت کی وضاحت کریں؟

ج اس عبارت میں سجدہ سہو کے لازم ہونے کا سبب بتا رہے ہیں کہ سجدہ سہو اس وقت لازم ہو گا جب نماز کے اندر ایسا فعل زیادہ کیا ہو

Scanned with CamScanner

جو نماز کی جنس سے تو ہو لیکن وہ نماز کا جز نہ
ہو جیسا کہ دو سجدے جنس میں لیکن تیسرا سجدہ نماز
کا جز نہیں ہے

* یاد رہے کہ فلیسجد سجدتی السہو سے اس بات
کی طرف اشارہ ہے کہ سجدہ سہو واجب ہے
نہ کہ فرض و سنت اور یہی صحیح ہے

Q سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

A سجدہ سہو واجب ہے تو واجب کے
چھوٹنے پر یا واجب کے مؤخر ہونے پر یا کسی فرض
کو بھول کر مؤخر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے

Q اگر کوئی فعل مسنون چھوڑ دے تب بھی سجدہ سہو
لازم ہوگا یا نہیں؟

A اگر کسی نے کوئی فعل مسنون چھوڑ دیا پھر بھی
سجدہ سہو لازم ہوگا۔ مسنون سے یہاں وجوب مراد
ہے۔ اس لیے کہ سارے وجوب سنت سے ثابت
ہیں یعنی حدیث سے ثابت ہوتے ہیں۔

Q واجب چھوٹنے کی کوئی آٹھ مثالیں لکھیں؟

A وہ یہ ہیں

1 سورۃ فاتحہ کی قرأت چھوڑ دی یا
2 یا دعاء قنوت چھوڑ دی یا
3 تشہد چھوڑ دی یا
4 یا تکبیرات عیدین چھوڑ دی
5 جہاں سری قرأت کی جاتی ہے وہاں جہری
قرأت کر دی اس سے